بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی دینی مجلّہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

ستمبر ۱۹۶۲ء — ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

آئندہ شمارہ "عیسائیت نمبر" ہوگا

الفرقان کا آئندہ شمارہ **عیسائیت نمبر** ہوگا جس میں جملہ عیسائی عقائد پر دلائل کے رُو سے تبصرہ کیا جائے گا، فضیلتِ اسلام ثابت کی جائے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر بائیبل سے دلائل دیئے جائیں گے۔ یہ خاص نمبر قریباً **سَو صفحات** پر مشتمل ہوگا۔ ایک نسخہ کی قیمت ایک روپیہ پیشگی ہے۔ خریداران کو اُن کے سالانہ چندہ میں ہی یہ نمبر بھی ملے گا — مضامین بنام ایڈیٹر ارسال فرمائیں!

سالانہ بدل اشتراک
پاکستان و بھارت: چھ روپے
دیگر ممالک: تیرہ شلنگ

ایڈیٹر
ابوالعطاء جالندھری

تاریخ اشاعت
ہر انگریزی ماہ کی پانچ تاریخ مقرر ہے
سالانہ چندہ پیشگی آنا لازمی ہے

قرآن کریم کی شانِ عظیم

(از افاضات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے

بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بُستاں ہے

کلامِ پاکِ یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی
سخن میں اس کے ہمتائی کہاں مقدورِ انساں ہے

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

اے لوگو کرو کچھ پاس شانِ کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بوئے ایماں ہے

خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کذب و بہتاں ہے

اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذاتِ واحد کا
تو پھر کیوں اس قدر دل میں تمہارے شرک پنہاں ہے

یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوفِ یزداں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی مجلّہ

ستمبر ۱۹۶۲ء

مندرجات

۱۔ تثلیث بناوٹی کہانی ہے (عیسائی محققین کا اعتراف)	ص۲
۲۔ شذرات	ص۶
۳۔ البیان (ایک رکوع کا سلیس ترجمہ و مختصر تفسیر)	ص۱۳
۴۔ اصحاب کہف انکشافات جدیدہ کی روشنی میں۔	ص۱۷
۵۔ کشمیر میں قبر مسیح کا انکشاف۔	ص۲۱
۶۔ مدیر "المنبر" کے صریح افتراء کا جواب۔	ص۲۳
۷۔ ایک فیصلہ۔	ص۲۵
۸۔ شیعہ صاحبان کی نظر میں حکومت برطانیہ۔	ص۲۸

عیسائی محققین کا اعتراف

تثلیث

کیا یہ الٰہی بھید ہے
یا
بے دین بناوٹی کہانی؟

نصف صدی پیشتر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے دردمندانہ دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ سے بشارت پاکر اعلان فرمایا تھا کہ ؎

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اِک جوش ہے ÷ ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار
آ رہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج ÷ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع ÷ پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

تثلیث کی تردید میں آج جو مضمون مندرجہ بالا عنوان سے ہم درج کر رہے ہیں یہ سارا مضمون عیسائی محققین کی مشہور مجلس "دی ایج ٹا ورسوسائٹی" کی شاخ لاہور نے ۸-اے حبیب اللہ روڈ سے اسی عنوان سے ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا ہے۔ ہم اسے حرف بحرف نقل کر رہے ہیں۔ اس مضمون سے عیاں ہے کہ خود اہلِ علم عیسائی "تثلیث" کو ایک "بناوٹی کہانی" قرار دے رہے ہیں اور توحید کے لئے دلائل دے رہے ہیں۔ وہ وقت بھی عنقریب آنے والا ہے جب ساری زمین پر توحید کا پورا غلبہ ہوگا۔ وما ذالک علی اللّٰہ بعزیز ــــــ (ایڈیٹر)

تثلیث ایک ایسا عقیدہ ہے جس پر دوسرے تمام عقیدوں کی نسبت مسیحی دنیا کے مختلف فرقے (مثلاً) رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ دونوں زیادہ متفق ہیں۔ اس عقیدے کا انکار کرنے والے لوگ بڑی سختی سے پھٹکارے گئے ہیں اور برادری سے خارج کئے جا چکے ہیں کبھی ایک یہاں تک سختی کی گئی تھی کہ انہیں زندہ ہی آگ میں جھونک دیا گیا تھا۔

کیتھولک انسائیکلوپیڈیا یہ کہتا ہے کہ "تثلیث ایک

ایسا لفظ ہے جو مسیحی مذہب کے مرکزی اصول کو ظاہر کرنے کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔ ۔ ۔ ! باپ خدا ہے۔ بیٹا خدا ہے اور روح القدس خدا ہے لیکن تس پر بھی وہ تین خدا نہیں بلکہ ایک خدا ہیں! ۔ ۔ ۔ یہ شخصیتیں ازلیت اور درجہ میں برابر ہیں سب یکساں طور پر نا پیدا اور قادرِ مطلق ہیں۔" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تین خدا ہوں اور پھر بھی وہ ایک خدا ہیں ؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تین قادرِ مطلق ہوں ؟ یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ تثلیث ایک الٰہی بھید ہے اِس لئے یہ سمجھ سے بعید ہے۔ یہ سچ ہے کہ کئی باتیں ایسی ہیں جو انسانی فہم سے باہر ہیں مثلاً خدا ہمیشہ سے کیسے رہا ہے۔ اب خدا کی ہمیشگی کا یقین کرنا نہ صرف واجب ہے بلکہ کتابِ مقدس کے موافق بھی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اِس کے برعکس کسی اور طرح کا خیال یا اعتقاد اور بہت سے سوالوں کو پیدا کر دے گا۔ ہمیں تو یہ دیکھنا ہے کہ کیا تثلیث کا عقیدہ واجب اور کتابِ مقدس کے موافق ہے یا نہیں ؟

اِس کی ابتداء

لفظ "تثلیث" بائبل میں ہرگز نہیں پایا جاتا پہلے پہل یہ دوسری صدی کے آخر میں مذہبی تحریروں میں گھس آیا تھا۔ جب ۳۲۵ عیسوی میں کونسل آف نیس کے صدر رہے دین قیصر کانسٹنٹائن نے اِس عقیدے کی سرگرم پیروی کی تھی تو اُس وقت یہ سرکاری مذہب کا اہم عقیدہ بن گیا تھا سیاسی وجوہات چاہے کچھ بھی ہوں اُن کو چھوڑ کر بھی تثلیث کے عقیدے کو رواج دینے میں کانسٹنٹائن کو خاص دقت پیش نہیں آئی تھی۔ وجہ یہ تھی کہ یہ افلاطون کی ہردل عزیز بے دین فیلسوفی کا ایک حصہ تھا۔ اِس عقیدے کو افلاطون نے شروع نہیں کیا تھا بلکہ اس کی ابتداء نمرود کے زمانے میں ہوئی تھی جو حام کا پوتا تھا اور جو خداوند کے سامنے ایک شکاری سورما تھا" (پیدائش ۱۰: ۹) اس نے اپنی ماں سمرامی سے شادی کی تھی اور بعد میں اہلِ بابل نے اُسے اور اُس کی ماں جو اسکی بیوی بھی تھی دونوں کو خدائی رتبہ دے دیا تھا۔ اِس طرح سے اہلِ بابل دیوتاؤں کی ترموِرتی کو مانتے تھے جس میں نمرود کو باپ اور بیٹے کا اور سمرامی کو ماں کا درجہ حاصل تھا۔

مورخ ہسلپ کے مطابق "تثلیث کو دنیا کی قدیم قوموں میں عالمگیر مقبولیت حاصل تھی"۔ ایبٹ کی ریلیجس ڈکشنری میں یہ لکھا ہے کہ "ترمورتی ہندو مذہب میں بہت نمایاں ہے اور اس کی شناخت فارسیوں، مصریوں، رومیوں، جاپانیوں، ہندوستانیوں اور قدیم یونانیوں کے بنیادی قصے کہانیوں میں سے ہوتی ہے"۔ ہندوستان میں غاروں میں پائے گئے مندروں میں سے ایک میں "ایک خدا تین صورتیں" کھُدا ہوا تھا۔ تاؤ ازم میں بھی دیوتاؤں کی ترمورتی یعنی تثلیث کا عقیدہ پایا جاتا ہے۔ اِس کے بانی لاؤزی کو اس میں دوسرا درجہ حاصل ہے۔ جاپانی بدھی بھی تثلیث کو مانتے ہیں۔ اُن کی تین دھڑ والی مورت "ترکیا" ہے بعض جاپانی تین سروں والی مورت سن یا دُفیو کی بندگی کرتے ہیں۔ ویدوں میں "آگ کے تین سرے دیوتا" اگنی کا ذکر آتا ہے جو سورج، آگ، اور برقی چمک میں مشتمل ہے۔

ہاپجز کی کتاب "اوریجن اینڈ ایولوشن آف ریلیجن" کے صفحوں ۲۹۳ ، ۲۰۷ میں مندرجہ ذیل تثلیثوں اور اُن معبودوں کو دیا گیا ہے جن میں وہ مشتمل ہیں :-

مصری	سرابیس (بیل)	آئی سس (گائے)	حورس (بچہ)
اہلِ بابل	انو	انیل	ایا

اہلِ فارس	اُرموز	اَناہتا	متھرا
ہندو	براہما	وشنو	شیوا
بُدھی	بُدھا	بُدھی ست	گوتما
یونانی	زئیوس	ایتھنی	اپالو
اسکینڈے نیوین	اُودھین	تھور	فرے

کتاب مقدس اس کی حمایت نہیں کرتی

یہ سچ ہے کہ پاک صحیفے اکثر باپ بیٹے اور رُوح القدس کا اکٹھا ذکر کرتے ہیں لیکن ان کا اکٹھا ذکر یہ ثابت نہیں کرتا کہ وہ تینوں رُتبے اور ازلیت میں یکساں اور برابر ہیں۔ یہ اُن کی کامل یگانگت کی حالت کو روشن کرتا ہے۔ بائبل میں صرف ایک ہی مقبول حوالہ ہے جسے تثلیث کو ثابت کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ حوالہ ا۔ یوحنا ۵ : ۷ آیت ہے۔ یہ صرف انگریزی ترجمہ میں پایا جاتا ہے۔ ورنیکلر ترجموں میں یہ حوالہ عموماً نہیں پایا جاتا۔ "تین ہیں جو آسمان میں گواہی دیتے ہیں یعنی باپ۔ کلام اور رُوح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں۔" اس حوالہ کو بائبل کے جدید معتبر مترجموں نے ناقص قرار دیکر خارج کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ الیگزینڈرین۔ سینی ایٹک۔ ویٹیکن جیسے معتبر مسودوں میں اور کتھلک لٹریچر کے بہت سارے مسودوں میں ہرگز نہیں پایا جاتا۔ یہ حقیقت ہے کہ جب یوحنا نے اپنے خط کو لکھا تھا تو اس کے ۱۲۰۰ سال کے بعد تک یہ حوالہ کسی بھی یونانی مسودے میں گھُسنے نہیں پایا تھا۔

ایک اور حوالہ جو تثلیث کو ثابت کرنے کے لئے پیش کیا جاتا ہے وہ یوحنا ۱ : ۱ آیت ہے۔ "ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔" یہ حوالہ اپنے آپ میں تثلیث کو تو نہیں البتہ دوئی کو ضرور ثابت کرتا ہے۔ اس حوالہ کی یونانی عبارت یہ روشن کرتی ہے کہ پہلے لفظ "خدا" کے ساتھ حرف تعریف ہے اور بعد کے لفظ "خدا" کے ساتھ حرف تنکیر ہے۔ یہ فرق ثابت کرتا ہے کہ دو علیحدہ علیحدہ شخصوں کا ذکر کیا گیا ہے جو ایک ساتھ رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ تثلیث کی حمایت میں یسوع کے اس بیان کو بھی پیش کیا جاتا ہے جو یوحنا ۱۰ : ۳۰ میں آتا ہے "مَیں اور میرا باپ ایک ہیں۔" اس میں بھی تثلیث نہیں بلکہ ثنویت پائی جاتی ہے۔ اس سے یسوع کا مقصد خدا کے برابر کے رُتبہ کو نہیں بلکہ خدا کی ارادوں میں اپنی یکدلی کو روشن کرنا تھا۔ اور یہ حقیقت اُس کی دُعا سے ظاہر ہے جو اُس نے اپنے شاگردوں کے لئے کی تھی۔ "تاکہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اے باپ تو مجھ میں ہے اور مَیں تجھ میں ہوں وہ بھی ہم میں ہوں۔" یوحنا ۱۷ : ۲۱۔

"خدا جسم میں ظاہر ہوا" اسے بھی تثلیث کی حمایت میں اکثر پیش کیا جاتا ہے۔ (ا۔تیمتھیس ۳ : ۱۶) لیکن جدید ترجموں میں لفظ "خدا کی جگہ" "وہ جو" استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے ہماری یہ غلط فہمی دُور ہو جاتی ہے اور ہم جان جاتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس کے لئے آپ امریکن اسٹینڈرڈ ورشن۔ مفٹ۔ گڈسپیڈ اور اتھر ہم کے ترجموں کا ملاحظہ کریں۔ تثلیث، کو ماننے سے کشمکش و پیچ میں ڈالنے والے بہت سے سوال پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر باپ نے بیٹے کو پیدا کیا اور وہ ازلیت میں باپ کے برابر کے رُتبہ میں تھا تو وہ "خدا کی خلقت کا مبدا" کیوں کہلاتا ہے اور وہ کس طرح "تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے" جب کہ اُس کے باپ

کی بابت یہ کہا گیا ہے کہ وہ "ازل سے ابد تک ہے"؟ (مکاشفہ ۲: ۱۴؛ کلسیوں ۱: ۱۵؛ زبور ۹۰: ۲) اگر وہ رتبے اور قوت اور ابدیت میں خدا کے برابر ہے تو وہ یہ کیوں کہتا ہے کہ "میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا" اور پھر یہ کہ "میرا باپ مجھ سے بڑا ہے"؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک خدا ایک وقت دو گواہوں کا کام دے؟ یوحنا ۵: ۳۰؛ ۸: ۱۷؛ ۱۴: ۲۸۔

تثلیث کا عقیدہ غیر موزوں ہے

بیٹے نے "دُکھ اُٹھا اُٹھا کر فرمانبرداری سیکھی تھی" کس کی؟ اپنی؟ جب اُس نے دُعا کی تھی کہ "نہ جیسا میں چاہتا ہوں بلکہ جیسا تو چاہتا ہے" تو کیا اُس کا مطلب یہ تھا کہ "نہ جیسا میں چاہتا ہوں بلکہ جیسا میں چاہتا ہوں"؟ یہ کہنا تو بہت ہی بے معنی بات ہے۔ جب وہ اپنے باپ سے یوں دُعا گو تھا تو کیا وہ اپنے آپ سے باتیں کرتا تھا؟ "مسیح نے اپنی خوشی نہیں کی تھی" بلکہ خدا کو خوش کیا تھا۔ اگر مسیح بھی خدا ہے پھر تو اُس نے اپنی خوشی کی تھی۔ اُس نے ابلیس کو جواب دیا تھا کہ وہ صرف سچے خدا یہوواہ کی عبادت کرے گا۔ کیا اُس نے کبھی اپنے آپ کی عبادت کی تھی؟ متی ۴: ۱۰؛ ۲۶: ۳۹؛ رومیوں ۱۵: ۳؛ عبرانیوں ۵: ۸۔ اب روح القدس کو لے لیں آپ کے خیال میں یہ کیا ہے؟ اگر یہ شخصیت ہے تو کیا ایک شخص دوسروں پر انڈھیلا جا سکتا ہے؟ کیا لوگوں کو ایک شخص کے ساتھ بپتسمہ دیا جا سکتا ہے؟ اگر یہ رُتبے میں باپ اور بیٹے کے برابر ہے تو اس کا ذکر کم کیوں آتا ہے؟ ستفنس اور یوحنا نے صرف باپ اور بیٹے کو آسمانی رؤیا میں دیکھا تھا لیکن روح القدس کو کیوں نہیں دیکھا تھا؟ متی ۳: ۱۱؛

اعمال ۲: ۱۷؛ ۷: ۵۵؛ مکاشفہ ۵: ۱-۶۔

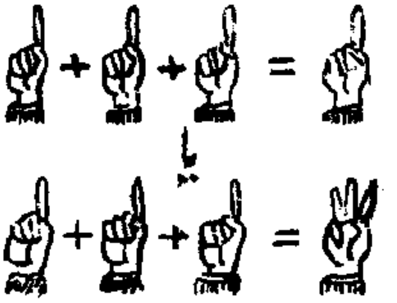

آپ اسے کیسے جمع کریں گے؟

خدا فرماتا ہے "آؤ ہم باہم حجت کریں"۔ (یسعیاہ ۱: ۱۸) تثلیث کے حامی اِس بات کو مانتے ہیں کہ یہ عقیدہ "سمجھ سے باہر ہے" کیوں؟ اِس لئے کہ یہ خدا کی دانش پر مبنی نہیں۔ مذکورہ بالا بیان بہت بڑی گواہی کا تھوڑا سا حصہ ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ تثلیث ایک بے دینی مسئلہ ہے۔ لہذا آپ بائبل کی روشنی میں خدا سے ہمکلام ہوں اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ بائبل یہ روشن کرتی ہے کہ ایک ہی سچا خدا ہے یعنی باپ جس کی طرف سے سب چیزیں ہیں، اور ایک ہی خداوند ہے یعنی یسوع مسیح جس کے وسیلے سے سب چیزیں موجود ہوئیں۔ (۱۔کرنتھیوں ۸: ۶) اور رُوح القدس (یونانی میں نیومہ لفظی معنی ہوا) خدا کی سرگرم قوت ہے جسے وہ اپنے پاک ارادوں کو پورا کرنے کے لئے بھیجتا ہے۔ زکریاہ ۴: ۶۔

اعلان

خریدار احباب اپنا چندہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں۔ اس سے سہولت رہتی ہے۔ بے شک فیس منی آرڈر چندہ روپے میں سے وضع فرمالیں۔

(مینیجر)

شذرات

(۱) سلطان الہند کی تلوار قرآن مجید ہے

حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن مجید سے جو عشق تھا اور آپ کو قرآن پاک کی جو معرفت تھی اس کا اثر تھا کہ آپ :-

" اکثر فرمایا کرتے تھے، بہترین عبادت تلاوتِ قرآن پاک اور اس کے مطالب پر غور کرنا ہے، جب ایک بندہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے تو گویا وہ اپنے مالک سے ہمکلام ہوتا ہے، غور کیا جائے تو یہ کتنا بڑا شرف ہے جو ایک بندۂ ناچیز کو حاصل ہوتا ہے۔

قرآن پاک سے یہی قلبی لگاؤ تھا، جس کی بنا پر آپ نے اپنے پیارے خلیفہ اور ہند و پاکستان کے سب سے بڑے تاریخی مسلمان حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کو دہلی بھیجتے ہوئے فرمایا تھا کہ تم سلطان الہند ہو، سلطان کے لئے تلوار لازمی ہوتی ہے، وہ میں کل دوں گا۔ دوسرے روز آپ نے قرآن پاک کا ایک نسخہ ان کے حوالے کیا اور فرمایا یہ تمہاری تلوار ہے، جب تک اس کے احکام پر چلو گے اور اس کے ساتھ دلی تعلق رکھو گے تمہاری سلطانی قائم رہے گی، جاؤ اس سے روشنی حاصل کرو، تم کامران ہو گے "

(نوائے وقت ۷ جون ۱۹۶۲ء)

الفرقان :- آج اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ مسلمان قرآن مجید کی قوتِ تاثیر کو سمجھیں اور جانیں کہ قرآن وہ بہترین روحانی تلوار ہے کہ اس کے ذریعہ وہ دشمنوں سے محفوظ ہو سکتے ہیں اور اسی کے ذریعہ وہ حقیقی عزت و اقتدار سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

(۲) سرگودھا میں تعمیر مسجد میں روکاوٹ
اور
قلب یورپ میں عالیشان مسجد کی تعمیر کا آغاز

روزنامہ "پاکستان ٹائمز" ۱۴ر جولائی ۱۹۶۲ء اور روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۳ر جولائی میں " احمدیوں کو مسجد کے لئے زمین نہ دینے پر مسرت " کے عنوان سے شائع ہوا ہے کہ :-

" سرگودھا ۱۲ر جولائی۔ سول لائنز کے علاقہ میں احمدیہ فرقہ کو مسجد کی تعمیر کے لئے چار کنال اراضی دے دی گئی تھی۔ اس میں

سوبے کی تنسیخ کے سلسلہ میں سرگودھا کے
شہریوں نے صوبائی گورنر کا شکریہ ادا کیا
ہے۔ مقامی شہریوں کا یہ اجلاس کل رات
ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا تھا۔"

الفرقان:۔ قرآن مجید نے خدا ترس مسلمانوں کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ وہ مساجد کی معموریت کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ قرآن مجید نے ان لوگوں کو سخت ظالم قرار دیا ہے جو دوسروں کو مسجدوں سے روکتے ہیں۔ ظلم کی یہ نوعیت اور بھی عجیب ہے کہ احمدیوں کو جو کفرستانوں میں مساجد بنانے میں پیش پیش ہیں اپنا روپیہ خرچ کرکے اپنے ملک پاکستان میں مسجد بنانے سے روکا جاتا ہے اور پھر طرفہ تر یہ کہ اسے **کارنامہ** سمجھ کر اس پر **مسرت** کا اظہار کیا جاتا ہے اور مبارکباد دی جاتی ہے۔

یہ معاملہ عدالتِ عالیہ اور اعلیٰ حکام کے زیر غور ہے۔ امید ہے کہ وہ اسلام اور پاکستان کے نیک نام کی خاطر خوفِ خدا سے عاری لوگوں کے شور و غوغا سے متاثر نہ ہوں گے اور جماعت احمدیہ کو مسجد بنانے کے شرعی اور آئینی حق سے کسی طرح محروم نہ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کے بھی عجیب رنگ ہیں کہ جب پاکستان کے کچھ اسمی مسلمان جماعت احمدیہ کو جائز رنگ میں اپنی خریدی ہوئی زمینوں پر سرگودھا اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مسجدیں بنانے سے روک رہے ہیں عین انہی دنوں ادھر **قلب یورپ** میں **سوئٹزرلینڈ** کے ملک میں جماعت احمدیہ کی طرف سے **چار لاکھ** روپیہ کے خرچ سے مسجد کی تعمیر کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ کیا دیکھنے والی آنکھیں اس الٰہی نصرت کو نہیں دیکھتیں اور کیا سوچنے والے دل خدا کے اس فعل پر غور نہیں کریں گے؟

(۳) احمدی نوجوانوں کا جذبۂ خدمتِ خلق

۲۶ راگست کو مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی تربیتی کلاس کے ہفت روزہ اجلاسوں کے آخر پر مکرم محمد صدیق صاحب شاکر معتمد مجلس نے مجلس کی جو دلچسپ رپورٹ سنائی تھی اسے سن کر بہت خوشی حاصل ہوئی۔ اس رپورٹ میں سے خدمتِ خلق کے سلسلہ میں ذیل کا ٹھوس اقتباس آپ بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

"۱۸ خدام نے خون کا عطیہ دیا۔
۴ مریضوں کو خون دلوایا گیا۔ ۴۹۴
مریضوں کی عیادت کی گئی۔ خدام عیادت
کے وقت مریضوں کے لئے پھل اور پھول
لے جاتے رہے۔ مریضوں کے لواحقین
کو خطوط لکھے گئے۔ ۲۳۱ مریضوں کو دوا
مفت دلوانے کا انتظام کیا گیا۔ ۲۷۱
ٹیکے مفت لگائے گئے۔ ۲۲ مریضوں کو
ہسپتال میں داخل کرانے میں مدد دی گئی۔
۱۲۲ معذور افراد کو بسوں میں سفر کرتے
وقت اپنی جگہ پیش کی گئی۔ ۱۹ مستحق
طلباء کے لئے درسی کتب کا انتظام کیا
گیا۔ ۴۶ صفحات مفت ٹائپ کرکے
دیئے گئے۔ ۵ خدام کو مفت ٹائپ،
شارٹ ہینڈ سکھانے کا انتظام کیا گیا۔

۶۱- افراد کے لئے ذریعہ معاش تلاش کرنے میں مدد دی گئی۔ ۱۱ خدام کو مفت ٹیوشن پڑھایا گیا۔ ایک نوجوان کو ۲۵/- روپے ماہوار کا مستقل وظیفہ جاری ہے۔ ۳۰۔ احباب کو کاروبار چلانے کے لئے ۲۲۰۰/- روپے قرضہ حسنہ دیا گیا۔ ایک T.B کے مریض کو ۱۵/- روپے کی امداد دی گئی۔ ۶۲ پارچات غرباء میں تقسیم کئے گئے۔"

الفرقان: مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جو احمدی نوجوانوں کی فعال انجمن ہے یہ اس مجلس کی صرف شاخ لاہور کے ایک شعبہ کی کارگزاری ہے۔ کیا جن نوجوانوں میں بنی نوع انسان کی خدمت کا یہ بے لوث جذبہ موجود ہے وہ دوسرے لوگوں کے لئے باعث رشک نہیں؟ سچ یہ ہے کہ قومیں ایسے ہی نیک جذبات سے پائیداری حاصل کرتی ہیں اور پاکستان کو ایسے نوجوانوں کی اشد ضرورت ہے۔

(۴) عیسائیوں کے اعتراض کا عجیب جواب

مکتبہ شہاب لاہور کی شائع کردہ کتاب "آئینہ تثلیث" مؤلفہ جناب کوثر نیازی ہمارے سامنے ہے۔ "حیات مسیح" کے سلسلہ میں فاضل مؤلف عیسائیوں کا اعتراض درج کرتے ہیں کہ:-

"اس موقع پر عموماً پادری صاحبان عامۃ المسلمین کو ایک مغالطہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ جب حضرت مسیح خود اہل اسلام کے نزدیک بھی آسمانوں پر موجود ہیں اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر زمین پر ہے تو اس سے حضورؐ پر حضرت مسیح کی فضیلت ثابت ہوتی ہے مسلمان اس کا اعتراف کیوں نہیں کرتے؟ (آئینہ تثلیث ص۸۹)

پھر اس کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"آخر یہ مجرد نیچے یا اوپر ہونا افضل و مفضول ہونے کی علامت کب سے بن گیا؟ ہم بلا تشبیہ عرض کرتے ہیں حاشا و کلا اس سے مقصود حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات اقدس میں گستاخی کرنا نہیں۔ کیا آپ نے کبھی یہ منظر نہیں دیکھا کہ سطح دریا پر بلبلے بلند ہوئے ہوتے ہیں مگر دریا کی گہرائیوں اور سیپیوں میں گوہر آبدار چمک رہے ہوتے ہیں۔ کیا کوئی عقلمند آدمی محض بلبلوں کے بلند ہونے اور اوپر اٹھنے سے انہیں پستی میں پڑے ہوئے جواہر پر ترجیح دے دیگا؟" (ص۹)

الفرقان:- غلط عقیدہ کی حمایت میں کس قدر بے بسی کا مظاہرہ ہو رہا ہے، کتنی دماغی کاوش اختیار کی جا رہی ہے مگر کیا پانی کا بلبلہ ہزارہا سال قائم رہتا ہے؟ اور کیا گوہر آبدار گہرائیوں اور سیپیوں میں ہی رہتے ہیں؟ کاش مسلمان قرآنی عقیدہ "وفات مسیح" کو اختیار کرکے عیسائی

پادریوں کا منہ بند کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

(۵) علماء اور تبلیغ اسلام کا شوق

وہی سرگودھا جہاں کے مولویوں نے شورش برپا کرکے جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر میں مزاحمت کی تھی وہاں کے علماء کی دینی حالت کا نقشہ نوائے وقت ۲۶ اگست کی مندرجہ ذیل خبر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے لکھا ہے:۔

"پھلروان۔ ہمارے علمائے کرام میں تبلیغ اسلام اور رشد و ہدایت کی تلقین کا کس قدر شوق ہے اس کا اندازہ ایک حالیہ واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے موضع سالم کی یونین کونسل نے سرگودھا کے ایک عالم دین سے درخواست کی کہ وہ اُن کے گاؤں آئیں اور یونین کونسل کے باشندوں کو نیکی کی تلقین کریں۔ اس "عالم دین" نے کہا میرا دو گھنٹے تقریر کرنے کا معاوضہ صرف چار سو روپیہ ہے اگر لوگوں کو نیکی کی تلقین کروانا چاہتے ہیں تو چار سو روپے پہلے پیش کیجیے۔"

(نامہ نگار)

الفرقان :۔ ایسے علماء اگر مساجد کی تعمیر نہ روکیں تو بھلا اور کیا کریں؟ نہ لوگ دو گھنٹے کی تقریر پر چار سو روپیہ معاوضہ دے سکیں اور نہ انہیں نیکی کی تلقین ہو سکے ہمیں تعجب تو اُن پڑھے لکھے لوگوں کی عقل پر آتا ہے جو سب کچھ جانتے ہوئے ایسے مولویوں کو "ہادیانِ دین" تصور کرتے اور احمدیت کے مقابلہ پر اُن کی ہاں میں ہاں ملانا شروع کر دیتے ہیں۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ مسلمان دین کے سچے خادموں اور دنیا کے پرستاروں میں فرق کر سکیں؟

(۶) ایلیا اور مسیح کی آمد بطور مثیل ہے

جناب کوثر نیازی لکھتے ہیں:۔

"یہ ایلیاہ وہ ہیں جن کے بارے میں یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ یہ تھا کہ جب تک وہ آسمانوں سے نیچے تشریف نہ لے آئیں مسیح کا ظہور نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جب حضرت مسیح بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے تو انہوں نے آپ سے سوال کیا "کیا آپ مسیح ہیں؟" اور پھر خود ہی کہا "آپ مسیح کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ ایلیاہ ابھی نہیں آیا" تو مسیح نے ان کو جواب دیا "ایلیاہ آگیا ہے وہ یحییٰ ہے"۔ گویا ایلیاہ آسمان پر گئے بھی اور پھر یحییٰ ان کے مثیل بن کر آسمانوں سے زمین پر بھی تشریف لے آئے۔" (آئینہ تثلیث ص ۹۱-۹۲)

الفرقان :۔ جب حضرت ایلیا آسمانوں سے جسم سمیت نہیں اُترے بلکہ اُن کی آمدِ ثانی سے مراد اُن کے مثیل حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بعثت تھی۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی یہود کو یہی جواب دیا تھا۔ مگر ظاہر پرست

یہودی اپنی بات پر اڑے رہے اور انہوں نے حضرت مسیح کو جھٹلا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مغضوب علیہم قرار پا گئے۔ تو قابلِ غور ہے کہ:-

کیا اِس سارے واقعہ میں ان لوگوں کے لئے عبرت نہیں جو بلا قطعی دلیل یہ خیال جمائے بیٹھے ہیں کہ حضرت مسیح جسم سمیت آسمانوں سے خود اتریں گے؟ اگر خدانخواستہ ایسا ہو جائے تو کیا یہودی یہ نہ کہیں گے کہ ایلیا کی آمد کی تاویل یحییٰؑ کی بعثت سے کی تھی اور اب آپ خود تشریف لے آئے ہیں۔ کیا یہ انصاف ہے؟

(۷) تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر کے متعلق غلط فہمی کا ازالہ

احراری رسالہ ماہنامہ "تبصرہ" لاہور کے تازہ شمارہ (اگست ستمبر ۱۹۶۲ء) میں ایڈیٹر رسالہ کی طرف سے دیگر غلط بیانیوں کے ضمن میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ:-

> "راقم الحروف کو حقیقت کے اعتراف میں کبھی ہچکچاہٹ نہیں ہوئی خواہ وہ حقیقت کتنی ہی تلخ کیوں نہ ہو۔ قادیانی فرقے کے رئیس المتکلمین اور استاد المناظرین مولوی اللہ دتہ جالندھری کو راقم انہیں مستثنیات میں سے سمجھتا ہے جو اس کم مائیگی کے زمانے میں نادر الوجود ہوتے ہیں۔ اور جہاں تک میری ذاتی رائے کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ اگر مولوی اللہ دتہ نہ ہوتے تو شاید نہ تفسیر صغیر وجود میں آسکتی اور نہ کبیر" (ص ۳۹)

الفرقان:- میں اس جگہ مدیر تبصرہ کی غلط فہمی کے ازالہ کے لئے یہ تصریح کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر صرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے رشحاتِ قلم کا نتیجہ ہیں۔ انہیں کسی رنگ میں بھی کسی اور کی طرف منسوب کرنا سراسر خلافِ واقعہ اور بالکل غلط ہے۔

اس جگہ مدیر تبصرہ کی آگاہی کے لئے یہ بھی عرض ہے کہ میرے چاروں بیٹوں کے نام اُن کی ولادت کے وقت میری درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے از خود عطاء الرحمٰن، عطاء الکریم، عطاء الرحیم اور عطاء المجیب تجویز فرمائے ہیں اسی بناء پر میری کنیت ابوالعطاء رواج پذیر ہوئی ہے یہ اللہ دتہ کا "علمی ترجمہ" نہیں جیسا مدیر صاحب کا خیال ہے۔ وہ ذاتی عَلَم اپنی جگہ پر قائم اور درست ہے۔

(۸) حضرت مسیحؑ اور جہاد

جناب کوثر نیازی بائیبل کے موعود کی ایک علامت کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:-

> "حضرت مسیحؑ نے کس سے لڑائی کی، کب کی اور کہاں کی؟ کیا عیسائی احباب اس کی ایک بھی مثال پیش کر سکتے ہیں؟ "مجاہد فی سبیل اللہ" تو محمد رسول اللہ ہیں جن کے جہاد پر یورپ میں آج بھی غلط سلط پروپیگنڈے کا ایک طوفان برپا ہے۔" (آئینہ تثلیث ص ۱۳۲)

الفرقان:۔ گویا حضرت مسیحؑ نے نہ جہاد کیا، نہ کسی جگہ لڑائی کی اور نہ ہی ان کی حکومت قائم ہوئی۔ لیکن پھر بھی وہ صادق نبی، ہیں۔ پس یہ کہنا کہ ہر نبی صاحب حکومت ہوتا ہے اور مسیح موعود کے لئے جنگ کرنا لازمی ہے اور حکمران ہونا ضروری ہے یہ خیال درست نہیں۔ حق یہی ہے کہ اُمتِ محمدیہ کا مسیح موعود بھی صرف روحانی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر آنے والا تھا۔

(۹) لفظ "ابن اللہ" سے مسیحؑ پر شفقت اور کرم کا اظہار مقصود تھا

مدیر رسالہ شہاب کوثر نیازی عیسائیوں کے مقابلہ پر لکھتے ہیں:۔

(الف) "انجیل کا عام اندازِ بیان ہے کہ وہ نیکوکاروں کے لئے "خدا کے بیٹے" اور خدا کے لئے "باپ" کے الفاظ جگہ جگہ استعمال کرتی ہے۔ انجیل کے لاتعداد اقتباسات ایسے ہیں جن میں "ابن اللہ" کے الفاظ انہی مجازی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں"

(آئینہ تثلیث ص۳۶)

(ب) "اسی طرح جہاں جہاں مسیحؑ کے لئے خدا کے بیٹے کے الفاظ وارد ہیں وہ بھی **مجازی ہیں اور ان سے حضرت مسیح پر خدا کی شفقت اور کرم کا اظہار کرنا مقصود ہے۔**"

(آئینہ تثلیث ص۱۵۹)

الفرقان:۔ کیا علماء اپنی اسی "توجیہ" کو مسیح موعود علیہ السلام کے بعض متشابہ الہامات کے سلسلہ میں اختیار نہیں کر سکتے؟ کہ اس جگہ بھی اللہ تعالےٰ نے اپنی شفقت اور کرم کے اظہار کی خاطر مجازی طور پر پیار کے کلمات استعمال فرمائے ہیں۔ اگر خدا ترسی سے کام لیا جائے تو علماء کے لئے اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

(۱۰) حضرت مسیح ناصریؑ کے خلاف یہودی علماء کی روش

جناب کوثر نیازی لکھتے ہیں:۔

"بہرحال ان لوگوں (یہودی علماء) نے پلاطس کے دربار میں پہنچ کر الٹی **سیدھی کہانیاں گھڑ** کر اسکے خوب کان بھرے۔ یہ بھی کہا کہ مسیح سے **خطرہ** صرف ہمارے **مذہب** ہی کو نہیں آپ کی حکومت کو بھی ہے۔ اس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت جہاں ہمارے مذہب کا جنازہ اٹھا دے گی وہاں آپ کے اقتدار کے لئے بھی پیغام اجل ثابت ہوگی"

(آئینہ تثلیث ص۶۹-۷۰)

الفرقان:۔ یہ واقعہ ہے کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بھی علماء سوء نے اسی طرح الٹی سیدھی کہانیاں گھڑی تھیں اور عام مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے ساتھ ساتھ **حکومت برطانیہ** کے کان یہ کہہ کر بھرے تھے کہ احمدیہ تحریک سے حکومت کو بھی

خطرہ ہے۔ سچ ہے تشابهت قلوبهم۔

(۱۱) خاتم النبیین کا صحیح مفہوم

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے بڑا مرتبہ خاتم النبیین کا عطا ہوا ہے۔ ضرور تھا کہ صحف سابقہ میں بھی آنے والے موعود کے متعلق اس بارے میں پیشگوئی ہوتی جس سے خاتمیت محمدیہ کی تشریح ہو جاتی۔ جناب کوثر نیازی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے "ابدیت کا باپ" اور "خداوندوں کا خداوند" کے الہامی الفاظ کو خاتم النبیین کا مترادف قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ:-

(الف) "ان کا تیسرا نام "ابدیت کا باپ"
بتایا (یہ حضور نبی) کریم صلی اللہ علیہ وسلم
ہی ہیں جنہیں خاتم الانبیاء بنا کر بھیجا
گیا اور جن کی شریعت قیامت تک
کے لئے ہے۔" (آئینہ تثلیث صفحہ ۱۲۸)

(ب) "آخری نشانی یہ بتائی کہ وہ بادشاہوں
کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند
ہوگا ـــــ یہ وہی ہیں جنہیں قرآن
نے خاتم الانبیاء کہا۔ جنہوں نے
شبِ اسراء میں تمام انبیاء کی امامت
کی اور جن پر روح الامین کی نامہ بری
ختم ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔"
(آئینہ تثلیث صفحہ ۱۲۵)

الفرقان:- ہمارے نزدیک بھی خاتم النبیین کا یہی مفہوم ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی انتہا نہیں۔ کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کے زمانہ کے خاتمہ کا اعلان کرے۔ سب آپ کے ماتحت ہوں گے تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "خداوندوں کے خداوند" ثابت ہوتے رہیں۔

(۱۲) "کسرِ صلیب" کا اعتراف

جناب کوثر نیازی لکھتے ہیں کہ بیسویں صدی کے شروع سے صلیب شکنی شروع ہو گئی ہے اور اب:-

"روس، پولینڈ، چیکوسلاویکیا،
زیگوسلاویہ، رومانیہ، بلغاریہ، مقدونیا،
ہنگری سے صلیب رخصت ہو چکی ہے۔"
(آئینہ تثلیث صفحہ ۱۸۵)

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد ایک بڑے علاقہ سے تو صلیب اپنی ظاہری شکل میں بھی رخصت ہو چکی ہے۔ باقی بلحاظ دلائل تو اب صلیب سب جگہ بے اثر ہو رہی ہے۔

کیا زمانہ گواہی نہیں دے رہا کہ حضرت کاسر الصلیب کا ظہور ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ صلیب کے مٹانے کے خود سامان کر رہا ہے۔

قابلِ توجہ

۱۔ خریدار صاحبان خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور درج فرمائیں۔

۲۔ چندہ منی آرڈر کے ذریعہ بھجوائیں۔ غیر امانت کا چیک یا بینک ڈرافٹ مینیجر الفرقان کے نام ارسال فرمائیں (مینیجر)

البیان

قرآن مجید کا سلیس اردو ترجمہ، مختصر اور مفید تفسیری حواشی کے ساتھ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا

اے ایمان والو! کسی قسم کی سود خوری نہ کرو۔ سود بلا معاوضہ بڑھتا چلا جاتا

مُّضٰعَفَةً ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

ہے۔ تم خدا کا تقویٰ اختیار کرو تا تم کامیاب ہو جاؤ۔

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ۚ

تم اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اللہ تعالیٰ اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا

اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کے حصول کے لئے جلد پوری کوشش کرو جس جنت کی وسعت یا اس کا

تفسیر:۔ (۱) اس رکوع میں سود خوری کی اس مضرت کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے کہ اس سے مال کی حرص و طمع بڑھتی ہی جاتی ہے اور سرمایہ دار کو غریبوں کے خون چوستے رہنے کی لت پڑ جاتی ہے جس سے اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں۔ اور انسان بزدل بن کر جہاد سے گریز کرنے لگ جاتا ہے اور خود بھی ذلیل ہو جاتا ہے اور اپنی قوم کو بھی ذلت کے ہاویہ

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ

سازوسامان آسمانوں اور زمین کے برابر ہے - اور وہ ان متقی انسانوں کے لئے تیار کی گئی ہے - جو

يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ

سہولت اور خوشی کی حالت میں بھی اور تنگی اور دُکھ کے ایام میں بھی راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں وہ غصہ کو پی جانیوالے ہیں اور

الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

لوگوں سے درگزر کرنا ان کا شیوہ ہوتا ہے - اللہ تعالیٰ یقیناً احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے -

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

وہ لوگ اگر کبھی بے حیائی کا ارتکاب کر بیٹھیں یا اپنے آپ پر ظلم کر لیں تو

ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ

خدا کو یاد کر کے اس کے حضور اپنے گناہوں کے لئے معافی اور مغفرت کے طلبگار ہوتے ہیں - واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ

کے سوا کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے - وہ لوگ اپنے بُرے عمل پر علم کے بعد اصرار نہیں کرتے فوراً باز

يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ

آجاتے ہیں - ان نیک لوگوں کی جزا ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہو گی

میں گرا دیتا ہے - آیت وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ کو حضرت امام ابوحنیفہؒ نے سب سے زیادہ خوفناک آیت قرار دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں مومنوں کو کافروں والی جہنم سے ڈرایا ہے -

(۲) اللہ اور رسول کی اطاعت سے خدا کی رحمت، مغفرت اور دینی و دنیوی کامیابی حاصل ہوتی ہے - زمینی سازوسامان بھی میسر آتے ہیں اور آسمانی درجات بھی ملتے ہیں -

وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ

اور وہ باغات ہونگے جن کے ساتھ نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ۔

وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ

نیک کام کرنے والوں کا یہ بہترین اجر ہے ۔ تم سے پہلے بہت سی اُمتیں اور بہت سے طریقوں کے لوگ گزر چکے ہیں

فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

تم زمین میں سیاحت کرو اور دیکھو کہ نبیوں کی تکذیب کرنے والوں کا

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى

انجام کیسا ہوا ہے ۔ یہ قرآن مجید سب لوگوں کے لئے ہدایت

وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ

اور نصیحت کا ذریعہ ہے ۔ اے مسلمانو! تم دشمن کے مقابلہ میں کمزوری نہ دکھلاؤ اور کسی قسم کا غم

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ

اگر تم سچے مومن ہو تو بہرحال انجام کار تم ہی غالب آؤ گے ۔ اگر درمیانی زمانہ میں تم کو

قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ

زخم پہنچتے ہیں تو مخالف لوگوں کو بھی ایسے زخم لگ چکے ہیں (گھبرانے کی بات نہیں) ہم یہ دن

(۳) متقی کی صفات میں مال کا خرچ کرتے رہنا، غیظ و غضب سے بچنا، عفو و درگزر کرنا اور احسان بجا لانا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ مومن سے اگر کوئی لغزش ہو جائے تو فوراً توبہ کرتا ہے اور اپنے پیوند کو اپنے مالک سے پھر قائم کر لیتا ہے۔ غلطی ہو جائے تو اس پر ندامت و توبہ مومن کا امتیاز ہے۔

(۴) مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے غلبہ اور کامیابی کی بشارت دی ہے مگر ساتھ ہی فرمایا ہے وانتم الاعلون ان کنتم

نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ج وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں ۔ تاکہ اللہ تعالیٰ بخوبی ظاہر کر دے کہ مومن کون ہیں

وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝

نیز تا وہ تم میں سے شہداء بنائے ۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہرگز پسند نہیں کرتا ۔ (ان زخموں

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اَمْ

کا مقصد یہ بھی ہے) تا اللہ تعالیٰ مومنوں کو صاف ستھرا کرے اور کافروں کو بالکل مٹا دے ۔ کیا

حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

تم گمان کرتے ہو کہ تم یونہی، بغیر قربانیوں کے، جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تک تو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے

جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَقَدْ كُنْتُمْ

حقیقی مجاہدوں کا اظہار نہیں فرمایا اور وہ صبر کرنے والوں کو نمایاں کرے گا ۔ تم قبل ازیں، موت کے

تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ص فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ

امتحان میں پڑنے سے پہلے، موت (شہادت و جہاد) کی تمنا کیا کرتے تھے اب تم نے اسے اپنی آنکھوں

وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ع ۱۴ ۱۴ ۵

سے اچھی طرح دیکھ لیا ہے ۔

مؤمنین کہ تم اسی صورت میں اپنے دشمنوں سے بالا رہو گے کہ تم سچ مچ مومن ہو گے۔ تمہارا محض لفظی اور رسمی مسلمان ہونا غیر معمولی حالات میں تمہارے غلبہ کے لئے ہرگز ضمانت نہیں ہے۔ ہاں اگر تم حقیقی مسلمان ہو گے تو بہر حال تم غالب آؤ گے ۔

(۵) آخری غلبہ کے یقینی وعدہ کے باوجود درمیانی زمانہ میں مسلمانوں میں سے بعض لوگ زخمی ہوں گے جس میں اللہ تعالیٰ کی کئی مصلحتیں ہیں۔ اس طرح سے حقیقی فدائی نمایاں ہو جائیں گے مسلمانوں کی خامیوں کا ازالہ ہو گا اور کفار کی تباہی یقینی ہو جائے گی مسلمان شہادت کی نعمت سے مالا مال ہوں گے ۔

قسط ۲

اصحابِ کہف انکشافاتِ جدیدہ کی روشنی میں

(جناب شیخ عبد القادر صاحب چوہڑ جی لاہور)

اب مجھے اِس سوال کا جواب دینا ہے کہ سورۂ کہف میں جو واقعہ بیان ہُوا ہے وہ کہاں پیش آیا تھا؟

تاریخ اور آثارِ قدیمہ کی شہادتوں سے ثابت ہے کہ مسیحی مذہب کے ابتدائی قرنوں میں جور و عقوبت کے وقت راسخ الاعتقاد عیسائی آبادیوں سے کنارہ کش ہو جاتے اور پہاڑوں کے غاروں اور زمین دوز سرنگوں میں جو کہ دراصل پُرانے قبرستان تھے پناہ لینے پر مجبور ہوتے تھے۔ رومی سپاہ اُن کے تعاقب میں رہتی۔ ان ویرانوں میں جو بھی عیسائی ملتا وہ لقمۂ اجل بن جاتا۔ جب ظلم و ستم کا یہ دور ختم ہوتا تو یہ لوگ باہر آجاتے اور اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف ہو جاتے۔ اس مجبوری کی عزلت گزینی سے عیسائیت میں رہبانیت کی بنیاد پڑی۔ حالانکہ رہبانیت عیسائی دین کا کوئی حقیقی جزو نہ تھا۔

یہ قدرتی امر ہے کہ ابتدا زمانی کے دَور میں جہاں بھی عیسائی آباد ہوتے وہ پوشیدہ اور مخفی مقامات میں پناہ لینے پر مجبور تھے۔ اس قسم کی پناہوں کا ذکر مختلف بلاد و امصار میں ملتا ہے لیکن قرونِ اولیٰ میں عیسائیوں کے دو مراکز میں جماعتی پناہ گزینی کی دو مثالیں ایسی نمایاں ہیں کہ انہیں کوئی شخص نظر انداز نہیں کر سکتا۔ یعنی

اوّل۔ روم کے کیٹا کومبز

دوم۔ وادئ قمران اور اس کے قرب و جوار کے غار یعنی یروشلم کے مشرق میں بیابانِ یہودا کا غاروں والا علاقہ۔

قرآن حکیم میں اصحابِ کہف کے "حِزْبَیْن" یعنی دو گروہوں کا ذکر ہے۔ اغلب ہے کہ روم کے کیٹا کومبز اور ارضِ کنعان کے غاروں میں پناہ لینے والے عیسائی اس سے مراد ہیں۔

روم کے کیٹا کومبز

روم کے باہر زمین دوز سرنگوں کا جال پھیلا ہُوا ہے۔ یہ دراصل قدیم قبرستان ہیں جن کا سلسلہ سینکڑوں میلوں تک زمین کے اندر ہی اندر چلا جاتا ہے۔ قرونِ اولیٰ کے رومی عیسائیوں کی تاریخ انہی کیٹا کومبز سے وابستہ ہے۔

جب امن کا دَور دَورہ ہوتا تو عیسائی ان کیٹا کومبز میں زیارتِ قبور کے لئے جاتے۔ شہداء اور مقدسین کی قبروں پر دعائیں کرتے۔ محفلِ طعام اور عشائے ربانی کی مجالس منعقد ہوتیں۔ یہ قبرستان جماعتی مشاورت گاہ بن جاتے۔ عبادت و ریاضت میں لوگ مشغول رہتے۔ جب جور و عقوبت کا دَور شروع ہوتا تو یہ غاریں پناہ گاہوں

میں بدل جائیں۔ ان میں پھیلی ہوئی سرنگوں اور بھول بھلیوں میں دشمن کا گزر مشکل تھا۔ ان قبرستانوں کو عیسائی "کوامی ٹیریم" (Coemeterium) یعنی خوابگاہیں کہا کرتے کیونکہ ان میں ابتدائی عیسائیوں کی پوری ایک نسل ابدی نیند سوئی ہوئی تھی۔ خاص طور پر شہداء اور صالحین یہاں مدفون تھے (عیسائی روایت کی رو سے مقدس پطرس اور پولوس بھی یہاں دفن ہیں) انہی غاروں میں رسم اصطباغ ادا ہوتی۔ بپتسمہ لینے والے دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ کشاں کشاں یہاں پہنچے اور حضرت مسیح علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو جاتے۔

تیسری صدی میں رومن حکومت نے ان زمین دوز سرنگوں میں پناہ لینا جرم قرار دے رکھا تھا کیونکہ رومی غلام اور عیسائی یہاں پناہ لیتے۔ ظاہر ہے کہ یہ غلام جلد ہی حضرت مسیح علیہ السلام کی غلامی میں آجاتے۔

ان غاروں میں بکثرت کتبات اور تصاویر ہیں جن سے ثابت ہے کہ یہ لوگ "اصحٰب الکھف والرّقیم" تھے (رقیم کے معنے لکھی ہوئی چیز، کتبہ یا نقش کے ہیں) چوتھی صدی کے عیسائی بزرگ مقدس جیروم (Jerome) کے حالات میں لکھا ہے:-

on Sundays he went on expeditions to the catacombs where he applied himself to the study of the inscriptions over the martyrs graves.[1]

وہ ہر اتوار کیٹا کومبز میں ہوتا جہاں وہ شہداء کی قبروں پر کتبات پڑھنے کی مہم سرانجام دیتا۔"

کیٹا کومبز کا ایک کتبہ ملاحظہ ہو:-

"اگر تم تلاش کرو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ یہاں ہجوم در ہجوم (عیسائی) مذہب کے پیرو محو خواب ہیں۔ ان شعائر میں ان مقدسین کے جسم آسودہ ہیں جن کی بلند مرتبہ روحیں آسمانی محلات میں ہیں ..... یہاں نوجوان ہیں اور بچے، بوڑھے اور ان کی خالص اولادیں جنہوں نے اپنے لئے خالص نیکی اور پاک دامنی کو پسند کیا۔"[2]

دوسری جگہ لکھا ہے:-

"اگر تم پطرس اور پولوس کے نام اس جگہ

---

[1] The Bible in the Making by Geddes Macgregor P. 3

[2] Light from the Ancient past by Jack Finagan, P. 459

تلاش کر رہے ہو تو تمہیں معلوم ہو گا۔ کہ مقدسین یہاں بیشتر ازیں بسیرا کرتے ہیں۔ اور بیٹ نے شاگردوں کو بھیجا۔ جس کا ہمیں کھلے بندوں اقرار ہے لیکن ان کو بھیڑ کی طرح ذبح کر دیا گیا۔ اس شہادت کے باعث وہ ستاروں کی راہوں سے گزر کر مسیح کے پاس آسمانوں کی آغوش میں جا پہنچے صالح حکومت میں۔"[1]

ایک لوح مزار پر لکھا ہے :۔

"خدا تعالیٰ تیرے غنچہ روح کو شگفتہ رکھے"

دوسرے لوح مزار پر لکھا ہے :۔

"اپنی دعاؤں میں ہمیں یاد رکھنا کیونکہ تم یسوع کے سراپا میں بس چکے ہو"[2]

کیٹاکومبز میں بہت سی تصاویر بھی ہیں جو کہ ابتدائی عیسائیوں کے عقائد کی آئینہ دار ہیں۔ ایک غار میں تصاویر کے کردار درج ذیل ہیں :۔

اچھے چرواہے (یسوع) کی تصویر جو کہ اپنے کندھوں پر برے کو اٹھائے ہوئے ہے۔ ایک عورت دست بدعا ہے پروں والی ملکوتی مخلوق۔ دانیال نبی دو شیروں کے درمیان ہے (جن کے سامنے اسے دشمنوں نے ڈالا لیکن وہ اسے گزند نہیں پہنچاتے۔)

ایک دوسری جگہ کی تصاویر ہیں :۔

ایک عورت اپنے ہاتھ دعا کے لئے پھیلائے ہوئے ہے۔ سات آدمی دعوت عشائے ربانی میں شریک ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے کو قربان کرنے کو ہیں۔ چٹان سے پانی نکلنے کا معجزہ موسوی۔ یونس کا واقعہ۔ حضرت مسیح یوحنا سے بپتسمہ پاتے ہیں۔ حضرت مسیح کے معجزات فالج زدہ آدمی کی شفایابی۔ لعزر کی زندگی۔

ایک تصویر میں حضرت مریم کی آغوش میں بچہ دکھایا گیا ایک شخص پاس کھڑا ہے جس کے ایک ہاتھ میں صحیفہ ہے، دوسرے ہاتھ سے وہ اس مبشر فرزند کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ یہ وہ فرزند ہے جس کا ذکر صحیفوں میں آیا ہے۔

حضرت مسیحؑ کی قدیم ترین شبیہ بھی کیٹاکومبز سے ملی ہے۔ نوحؑ اور کشتی نوح کی تصویر اور اسی طرح عہد عتیق کے دوسرے انبیاء اور بزرگوں کی تصاویر سے یہ غاریں مزین ہیں۔ نیرو کے عہد میں یہ غاریں آباد ہوئیں جب قسطنطین کے عہد میں عیسائیوں کو امن نصیب ہوا تو ان غاروں کے اندر اور باہر گرجے تعمیر کئے گئے اور دوسری یادگاریں بنائی گئیں۔[3]

[1-2] Light from the Ancient past by Jack Finegan, P. 472, 483.

[3] Light from the Ancient past by Jack Finegan, P. 485

فی گن نے اپنی کتاب Light from the Ancient Past میں کیٹا کو مبز کی تصاویر دی ہیں۔ کتبات اور دوسری تفاصیل پر بحث کی ہے۔ اس باب میں یہ کتاب قابلِ دید ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر کبیر میں جو تفصیلات دی ہیں وہ اس تحقیق کی بنیاد ہیں۔ قرآنی تفاصیل کیٹا کو مبز پر کس طرح چسپاں ہوتی ہیں یہ امر بڑی وضاحت سے تفسیر کبیر میں بیان ہو چکا ہے۔

قمران کے غار

حضور کی تفسیر کے بعد وادیٔ قمران کے غار منکشف ہوئے اور ان کے صحائف نے عیسائی دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ ظاہر ہے کہ روم یونانی بولنے والے عیسائیوں کا مرکز تھا جو کہ بیشتر غیر قوموں میں سے آئے تھے۔ عبرانی نسل کے یہودی مسیحیوں کا مرکز ارضِ کنعان میں تھا۔ اب ان دونوں مراکز میں اصحٰب الکہف والرقیم کی موجودگی کا ثبوت ملتا ہے۔

وادیٔ قمران اور اس کے قرب و جوار کے غاروں میں عیسائی اپنے آقا کی وصیت کے ماتحت آئے تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے واقعۂ صلیب سے پہلے شاگردوں کو وصیت فرمائی:۔

> جب تم یروشلم کو چاروں طرف فوجوں سے
> محصور دیکھو تو تم جان لینا کہ اس کا اُجڑ
> جانا نزدیک ہے۔ اس وقت جو یہودیہ میں
> ہوں وہ پہاڑوں پر بھاگ جائیں اور
> جو یروشلم کے اندر ہوں وہ باہر نکل جائیں۔
> (لوقا ۲۱ / ۲۰-۲۱)

یروشلم کی تباہی سے پہلے اس کی ریہرسل بھی ہوئی۔ واقعۂ صلیب کے بعد یہودیوں کی طرف سے جب عام عیسائیوں کو ستایا گیا تو انجیل میں لکھا ہے کہ شاگرد یہودیہ اور سامریہ کے اطراف میں پراگندہ ہو گئے (اعمال ۸ / ۱ تا ۳)

سنہ ۶۶ء میں مکافاتِ عمل کی ساعت یہود کے سر پر منڈلانے لگی۔ ستانے والے ستائے گئے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے انذار کے مطابق یروشلم کا رومی فوجوں نے محاصرہ کر لیا۔ عیسائیوں کو اپنے آقا کا فرمان یاد تھا۔ یروشلمی عیسائی مشرق اردن میں پیلا شہر کی طرف چلے گئے۔ اور مضافاتِ یہودیہ کے عیسائی اپنے اسینی بھائیوں کے پاس بیابانِ یہودا کے پہاڑی علاقہ میں پہنچے۔ وادیٔ قمران اور اس کے قرب و جوار کے غاروں والے علاقہ میں پناہ گزین ہو گئے۔ اس ہجرت کے باعث اخوتِ اسینیہ کے لوگ مکمل طور پر عیسائیت کی آغوش میں آ گئے۔ سینکڑوں کی تعداد میں ان لوگوں کے صحائف غاروں سے برآمد ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کو "The people of the Scrolls" کہا جاتا ہے۔ جو کہ اصحٰب الرقیم کا ترجمہ ہے۔ ان کے دوسرے آثارِ قدیمہ مثلاً ہاؤس اور معابد کے نشانات بھی ملے ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ اصحٰب الکہف والرقیم کا یہ مرکزی مقام تھا۔ ان آثار سے قرآنی بیانات کی کس طرح تصدیق ہو رہی ہے۔ (تفصیل کے لئے دوسرے مضمون کا انتظار فرمائیے)۔

کشمیر میں قبر مسیحؑ کا انکشاف

گزشتہ سے وابستہ

(از جناب مولوی محمد اسد اللہ صاحب الکاشمیری)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انکشاف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مکرر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ امر **مجھ پر کھولا ہے**۔ جیسا کہ ملفوظات میں ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"جو شخص ان واقعات پر جو صلیب کے متعلق انجیل میں درج ہیں غور کریگا تو ان کے پڑھنے سے صاف معلوم ہو جائے گا کہ حضرت مسیح ابن مریم صلیب پر سے زندہ اُتر آئے تھے۔ اور پھر یہ خیال کر کے کہ اس ملک میں ان کے بہت سے دشمن تھے اور دشمن بھی وہ جو اُن کے جانی دشمن تھے۔ اور جیسا کہ وہ پہلے کہہ چکے تھے کہ نبی بے عزت نہیں ہوتا مگر اپنے وطن میں۔ جس سے ان کی ہجرت کا پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اس ملک کو چھوڑ دیں اور اپنے فرضِ رسالت کو پورا کرنے کے لئے وہ بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کی تلاش میں نکلے اور نصیبین کی طرف سے ہوتے ہوئے افغانستان کے راستہ کشمیر میں آکر بنی اسرائیل کو جو کشمیر میں موجود تھے تبلیغ کرتے رہے اور ان کی اصلاح کی اور آخر **ان میں ہی وفات پائی۔ یہ امر ہے جو مجھ پر کھولا گیا ہے**"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۲۲-۲۲۴)

یہ حوالہ بھی واضح کرتا ہے کہ آپ کے اس انکشاف کی پہلی بنیاد قرآن مجید ہے اور دوسری بنیاد اپنا **وہ الہام** جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں آپ پر نازل کیا۔ نوتووچ روسی قصہ نویس نے جو کتاب "مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات" شائع کی تھی اس سے پہلے خدا سے الہام پا کر آپ یہ انکشاف فرما چکے تھے۔ چنانچہ جب اس انکشاف کے بعد تاریخی تحقیقات شروع ہوئی تو نوتووچ روسی قصہ نویس کی شہادت بھی میسر آگئی جس سے مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کی مزید تائید ہو گئی۔ مگر یہ واضح رہے کہ روسی قصہ نویس نے

مسیحؑ کی اس نامعلوم زندگی پر روشنی ڈالی ہے جو واقعۂ صلیب سے پہلے انہوں نے گزاری اور لکھا ہے کہ آپ تیرہ سال کی عمر میں شام سے سندھ کی طرف ایک شامی قافلہ کے ہمراہ آ گئے اور پھر ۲۹ سال کی عمر میں ہندوستان کے بعض مشہور مقامات سے وعظ کرتے ہوئے واپس فلسطین گئے تھے جہاں انہیں واقعۂ صلیب پیش آیا۔ مگر حضرت مرزا غلام احمد بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے اس کے برعکس آپ کی اس زندگی کا انکشاف فرمایا جو آپ نے واقعۂ صلیب کے بعد مشرقی ملکوں میں فلسطین سے خفیہ ہجرت کرنے کے بعد گزاری۔ اور یہ فرق بھی واضح رہے کہ نوتوویچ روسی قصہ نویس اور دیگر لوگوں نے اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا تھا وہ تاریخی بنیاد پر تھا نہ **الہام الٰہی کی بنیاد پر**۔ یہ **امتیازی شان** صرف مسیح موعود علیہ السلام کی ہے جنہوں نے صرف الہام کی بنیاد پر حضرت مسیح کے واقعۂ صلیب کے بعد کی غیب زندگی کا انکشاف فرمایا۔ کیا عیسائی کسی ایسے شخص کو پیش کر سکتے ہیں جس نے الہام کی بنا پر اس قسم کا انکشاف اس سے پہلے کیا ہو اور بتایا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے؟ پس یہ **امتیازی شان** حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ ہی کی تسلیم کرنی ہوگی جن کو اللہ تعالیٰ نے عین صلیبی غلبہ کے وقت اپنی خاص تقدیر کے تحت کسرِ صلیب کے لئے مبعوث فرمایا اور اس طرح اس عقیدہ کی عمر تمام ہو گئی جو صلیب پرستوں کے غلبہ کا باعث ہو رہا تھا۔

نوتوویچ کے قصہ کے بعض مندرجات کی تردید

پادری زویمر اور اس کے رفقاء کار پر واضح رہے کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے نوتوویچ روسی قصہ نویس کے اس خیال کی تردید کر دی ہے جو انہوں نے بدھ مذہب کے لاماؤں سے سن کر نقل کیا ہے کہ حضرت مسیح نے مشرق میں جو زندگی گزاری وہ واقعۂ صلیب سے قبل بدھ مذہب کی تعلیم کے حصول میں گزاری۔ آپ نے روسی قصہ نویس کے اس حصہ کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے:-

> "اور بدھ مذہب کی کتابوں میں جو ان کے (مسیح کے۔ ناقل) ان ملکوں میں آنے کا ذکر لکھا گیا ہے اس کا وہ سبب نہیں جو **لامے** بیان کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ انہوں نے گوتم بدھ کی تعلیم استفادہ کے طور پر پائی تھی۔ ایسا کہنا ایک شرارت ہے بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ جبکہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو واقعۂ صلیب سے نجات بخشی تو انہوں نے بعد اس کے اس ملک میں رہنا قرین مصلحت نہ سمجھا۔ اور جس طرح قریش کے انتہائی درجہ کے ظلم کے وقت یعنی جبکہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنے ملک سے ہجرت فرمائی تھی اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں کے انتہائی ظلم کے وقت یعنی قتل کے ارادہ کے وقت ہجرت فرمائی۔ اور چونکہ بنی اسرائیل بخت نصر کے حادثہ میں متفرق ہو کر بلاد ہند، کشمیر، تبت اور چین کی طرف چلے آئے تھے اسلئے مسیح علیہ السلام نے انہی ملکوں کی طرف ہجرت کرنا ضروری سمجھا۔"

(راز حقیقت ص۱)

پس پادری ذویمر صاحب کا روسی قصہ نویس کے ساتھ یہ بیان منسوب کرنا بھی غلط ہے کہ یسوع نے ہندوستان میں تعلیم دی بلکہ اس کے برعکس روسی قصہ نویس نے لکھا ہے کہ یسوع نے ہندوستان میں خود تعلیم حاصل کی اور یہ بات انہوں نے بدھ لاماؤں سے نقل کر کے لکھی ہے۔ پس حضرت مسیح سے یہ الزام دور کرنے کا سہرا بھی بانی سلسلہ احمدیہ پر ہے کہ انہوں نے بدھ لاماؤں کے اس خیال کی تردید فرمائی کہ مسیح نے ان سے تعلیم حاصل کی تھی۔ اور ثابت کیا کہ انہوں نے خود یہاں تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ دوسروں کو تعلیم دیتے رہے۔ جیسا کہ خدا کے دیگر نبی دوسروں کو تعلیم دیتے رہے۔ نیز حضرت مسیح کا ہندوستان آنا بعد واقعہ صلیب کے ہے نہ پہلے۔ اس طرح بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے حضرت مسیح کو بدھوں کی شاگردی کے زمرہ سے نکال کر ایک صادق استاد اور نبیوں کے زمرہ میں لا کھڑا کیا۔

مدیر "المنبر" کے صریح افتراء کا جواب

لائلپور کے معاند احمدیت ہفت روزہ "المنبر" نے جسے بسا اوقات بادلِ ناخواستہ جماعت احمدیہ کی قربانیوں کا اعتراف کرنا پڑتا ہے سرگودھا کی مسجد احمدیہ کی تعمیر میں مزاحمت کئے جانے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے غلط فیصلہ کرنیوالوں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کیا ہے نیز اپنے نوٹ میں صریح افتراء کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"قادیانی قرآن، حدیث اور اسلامی شریعت کا نام لیکر مسلمانوں کو سیدالکونین خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک ایسے شخص کو نبی ماننے کی دعوت دیتے ہیں جو نبوت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰت والتسلیمات کی غلامی سے سرکشی اختیار کر چکا اور جس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو **ہلال** (پہلی رات کا چاند) کہا اور اپنے لئے **بدر** (چودھویں رات کا ماہ کامل) کا لفظ منتخب کیا۔" (۲۰ جولائی ۶۲ء)

ہمیں نہایت افسوس ہے کہ مدیر المنبر نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے بارے میں نہایت خطرناک اور صریح افتراء کیا ہے کتنے ظلم کی بات ہے کہ وہ شخص جسکی رگ و پے میں عشقِ محمدی سرایت کئے ہوئے ہے جسکی زندگی کا اولین مقصد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کا بیان ہے جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے

؎ بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم (ازالہ اوہام)

جس مسیح وقت نے لاکھوں انسانوں کو حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا عاشق و شیدا بنا دیا کہ وہ اپنی جانیں، اموال

اور اولاد سب کچھ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کر رہے ہیں۔ اسی سچے عاشقِ رسول کو المنبر کا ایڈیٹر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے سرکشی کرنے والا قرار دیتا ہے۔ لوگو! کچھ خدا سے ڈرو۔ آخر قیامت میں خدائے عالم الغیب کو کیا مُنہ دکھاؤ گے۔ مخالفت میں کچھ تو تقویٰ کو مدِنظر رکھو۔ اتنا ظلم! اتنی بے انصافی!!

ہم صدہا اقتباسات میں سے اِس جگہ صرف ایک اقتباس حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحریروں سے نقل کرتے ہیں اور فیصلہ خدا ترس قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں :-

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ **عربی نبی** جس کا نام **محمدؐ** ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس **عالی مرتبہ** کا نبی ہے۔ اسکے **عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا** اور اسکی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اسکے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک **پہلوان** ہے جو دوبارہ اسکو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اسکی جان گداز ہوئی اسلئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اسکو **تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین** پر **فضیلت** بخشی اور اسکی مرادیں اسکی زندگی میں اسکو دیں۔ **وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے** اور وہ شخص جو بغیر **اقرار افاضہ** اسکے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ **ذریتِ شیطان** ہے کیونکہ ہر ایک **فضیلت** کی کنجی اسکو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اسکو عطا کیا گیا ہے جو اسکے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے **ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے** ہم کافر نعمت ہونگے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ اور اسی کے نُور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی **بزرگ نبی** کے ذریعہ سے **ہمیں** میسر آیا ہے۔ اس **آفتابِ ہدایت** کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اسکے مقابل پر کھڑے ہیں" (حقیقۃ الوحی ص۱۱۵، ۱۱۶)

خدا ترس انسانو! اِن الفاظ کو پھر ایک بار پڑھو اور خدارا بتاؤ کہ آیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے "سرکشی" کرنے والے کا کلام ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو **آفتابِ ہدایت** قرار دے کر اپنے آپ کو حضورؐ کے نور سے منور ہونے والا وجود قرار دیتے ہیں۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ہیں اور مسیح موعود اُن سے منور ہونے والا چاند ہے۔ مگر ایڈیٹر المنبر صریح غلط بیانی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ (معاذ اللہ) بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلال اور اپنے آپ کو بدر قرار دیا ہے۔

ہم منتظر ہیں کہ ایڈیٹر المنبر یا تو اپنے اِس اقرار کا ثبوت پیش کرے یا خدا ترس لوگوں کی طرح اِس غلط بیانی پر معذرت کرے *

فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

چوہدری محمد لطیف صاحب سابق سب جج اور مولوی ابوالعطاء صاحب کے درمیان حسب ذیل معاہدہ ہوا :-

اقرارنامہ مابین محمد لطیف و مولوی ابوالعطاء

منکہ محمد لطیف ولد محمد حسین قوم جٹ باجوہ ساکن تلونڈی عنایت خان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ فریق اوّل۔ مولوی ابوالعطاء ایڈیٹر الفرقان ربوہ فریق ثانی۔ جو کہ فریقین کے درمیان بذریعہ تحریرات معاہدہ ہو چکا ہے کہ فریق اوّل نے جو تحریر ۱۱/۶۱ ۱۲ کو فریق ثانی کے ہاں پہنچا دی۔ اس میں میاں محمود احمد صاحب کے نظریہ ارتقاء انسانیت کے رد میں جو دلائل ہیں فریق ثانی ان کی تردید کریگا اگر مرزا عبدالحق وکیل سرگودھا کے نزدیک وہ رد معقول ہوا تو ان کے فیصلہ پر ایک ہزار روپیہ جو فریق اوّل نے الفرقان کے حساب میں بطور امانت جمع کرا رکھا ہے اس کو لینے کا فریق ثانی حقدار ہوگا۔ اور اگر مرزا صاحب کے نزدیک ان دلائل کا رد معقول نہ ہوا تو فریق اوّل کی وہ رقم بدستور رہیگی۔ دستخط محمد لطیف بحروف انگریزی ۔ دستخط ابوالعطاء جالندھری

26 - 6 - 62　　13 - 6 - 1962

اس معاہدہ کے ساتھ چودھری صاحب نے ایک خط بھی تحریر فرمایا ہے جو یہ ہے :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مرزا عبدالحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بذریعہ خط وکتابت میرے اور مولوی ابوالعطاء صاحب کے درمیان ایک معاہدہ ہو چکا ہے تخلیق آدم کے سلسلہ میں میرا اعتراض تھا۔ مولوی صاحب نے مجھے لکھا کہ میں تخلیق آدم کے اعتراض کا جواب دوں گا۔ اگر ان کا جواب آپ کے نزدیک درست ہے تو وہ ایک ہزار روپیہ انعام پانے کے مستحق ہیں۔ مجھے ذرہ بھر دریغ نہیں ہے اگر جواب درست نہ ہو تو رقم بدستور میری رہیگی　قانونی شکل دینے کے لئے علیحدہ معاہدہ لکھ کر ہم دونوں فریق آپکو بھیج رہے ہیں

خاکسار

تلونڈی عنایت خان ڈاکخانہ پسرور

ضلع سیالکوٹ　13/6/62

اگرچہ معاہدہ اور خط مورخہ 13/6/62 کے الفاظ پورے واضح نہیں تاہم میں چودھری صاحب کے اعتراضات کے پرچہ سے جو انہوں نے مجھے معاہدہ کے ساتھ ارسال کیا ہے یہ سمجھا ہوں کہ ان کا اصل مقصد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تخلیق آدم اور ارتقائے انسانیت کے بارے میں جو نظریہ پیش فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف نظریہ تحریر فرمایا ہے۔

مولوی ابوالعطاء صاحب نے اپنے جوابی پرچہ میں چودھری صاحب کے اس اعتراض کا جواب دیا ہے میں نے دونوں صاحبان کے پرچے بہت غور سے متعدد مرتبہ پڑھے ہیں۔

چودھری محمد لطیف صاحب کے اعتراضات کا خلاصہ یہ ہے :-

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت آدم کو جن کا ذکر قرآن کریم میں متعدد بار آتا ہے غیر معمولی طریقہ سے پیدا ہونا بتایا ہے اسی طرح ان کی زوجہ کو۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے یہ ثابت کرنے کے لئے انتہائی زور لگایا ہے کہ وہ نطفہ سے پیدا ہوئے

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظریہ ارتقاء کو قطعی غلط ثابت فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اس بات سے انکاری ہیں کہ اس آدم کو جس سے نسلِ انسانی شروع ہوئی کوئی شریعت دی گئی۔ اور فرماتے ہیں "ایک زمانہ انسان پر ایسا آیا ہے کہ جب وہ گو انسان کہلاتا تھا مگر ابھی وہ حیاتِ دائمی پانے کا مستحق نہیں تھا" چودھری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے اس نظریہ کو کلیۃً غلط سمجھتے ہیں۔ اگرچہ وہ انسانوں سے پہلے جنوں کی پیدائش کے قائل ہیں۔ مگر ان کے نزدیک جن بھی خراب ہو چکے تھے اسلئے انسان کو پیدا کیا گیا۔ عقل رکھنے والے انسان کے متعلق وہ یہ باور نہیں کر سکتے کہ وہ کسی وقت تمدن سے خالی ہو۔ یا وہ خدا کی آواز سن کر عملی نہ کہے۔

(۳) ارتقاء سے مراد آہستہ ترقی کرنا ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ انسانی دماغ ترقی کر رہا ہے۔

چودھری صاحب کے اعتراضات کا جو خلاصہ مولوی صاحب نے نکالا ہے وہ ان کے جوابی پرچہ کے صفحہ ۲ پر ہے۔ زیادہ اختصار کے ساتھ دیکھا جائے تو یہی خلاصہ بنتا ہے۔

میں نے جس ترتیب سے اعتراضات کا خلاصہ لکھا ہے اسی ترتیب سے میں جوابات کا خلاصہ لوں گا۔

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فرماتے ہیں "اسلام نے صاف طور پر آج سے تیرہ سو سال پہلے بتا دیا تھا کہ انسان یکدم نہیں بنا۔ بلکہ وہ خلقکم اطوارا کے مطابق کئی دوروں میں تیار ہوا ہے اور واللہ انبتکم من الارض نباتا کے مطابق سب سے پہلے وہ زمین سے تیار ہوا ہے" (لیز مانی) آگے فرماتے ہیں "پیدائش کا دور اوّل عدم تھا .... اور یہ کہ پہلے کچھ نہ تھا۔ پھر خدا نے انسان کو پیدا کیا" (سیر روحانی صفحہ ۲۳-۲۴)

پس حضرت خلیفۃ المسیح ثانی یہ مانتے ہیں کہ پہلا انسان غیر معمولی طریقہ سے یعنی مٹی سے پیدا ہوا۔ البتہ جاعلٌ فی الارض خلیفۃ والے انسان کی پیدائش اس وقت مانتے ہیں جب کہ نسلِ انسانی تمدن اختیار کرنے کے قابل ہو گئی اور ان میں شریعت کے نازل ہونے کی ضرورت پیدا ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں "انی جاعل فی الارض خلیفۃ سے مستنبط ہوتا ہے کہ پہلے سے اس وقت کوئی قوم موجود ہو" (الحکم ۱۰ رجولائی ۱۹۰۸ء)

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ ادوں کے نظریۂ ارتقاء کو درست قرار نہیں دیتے۔ (سیر روحانی ص۵۹، ص۲۹)
لیکن اس نظریہ کے قائل ہیں کہ انسان نے آہستہ آہستہ ترقی کی ہے۔ اور ہر لحاظ سے ترقی کی ہے۔ ترقی کا آخری مقام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تھا۔ اس کے بعد تجربات اور مشاہدات اور علوم تو بڑھتے گئے لیکن انسانی دماغ نے اس سے زیادہ ترقی نہیں کی۔ علوم کا بڑھنا صرف دماغ کے بڑھنے سے نہیں ہوتا بلکہ سابقہ تجربات اور مشاہدات کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ جو جتنے بڑھتے جاتے ہیں اتنی ہی علوم میں ترقی ہوتی رہتی ہے۔

اس ارتقاء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی درست بیان فرماتے ہیں۔

حضورؑ فرماتے ہیں "حکمت الٰہی کے ہاتھ نے ادنیٰ سے ادنیٰ خلقت سے اور اسفل سے اسفل مخلوق سے سلسلہ پیدائش کا شروع کر کے اس اعلیٰ درجہ کے نقطہ تک پہنچا دیا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں محمدؐ ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔" (توضیح مرام ص۲۶) اسی طرح فرماتے ہیں "یہ بھی (ہم نے) ثابت کر دیا کہ خدا تعالیٰ کے تمام پیدائش کام اس دنیا میں تدریجی ہیں .... خدا تعالیٰ ہر ایک مخلوق کو تدریجی طور پر اپنے کمالِ وجود تک پہنچاتا ہے۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام ص۱۷۲ حاشیہ در حاشیہ) یہی مضمون ہے آئینہ کمالاتِ اسلام ص۱۶۲ حاشیہ در حاشیہ پر۔

ابتدا میں شریعت کی ضرورت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "سچ تو یہ ہے کہ ابتدائی زمانہ میں تو کسی الہامی کتاب کی چنداں ضرورت نہیں۔" (چشمہ معرفت ص۱۱۲)
اسی طرح حضورؑ کے اور بہت سے حوالجات ہیں جو مولوی ابوالعطاء صاحب نے درج کئے ہیں۔

بعض چیزوں کی تفصیل میں کسی قدر فرق پڑ جانا یا قرآن کریم کی آیات کی تشریح میں متشابہات اور محکمات کی حد بندی میں اختلاف تضاد نہیں کہلاتا بلکہ اختلاف امتی رحمۃ کے تحت آتا ہے اور قرآن کریم کی وسعت کو ظاہر کرتا ہے۔

(۳) ارتقاء کی جو تعریف چوہدری صاحب نے کی ہے وہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے کی ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں جیسا کہ اوپر آ چکا ہے۔ توضیح مرام ص۲۶ کے مذکورہ بالا حوالہ سے ظاہر ہے کہ چوہدری صاحب کا یہ نقطۂ نگاہ درست نہیں کہ انسانی دماغ نے ترقی نہیں کی۔

پس میری رائے میں جو جوابات مولوی ابوالعطاء صاحب نے دیئے ہیں وہ درست ہیں۔ اور معاہدہ کے مطابق وہ انعام کے حقدار قرار پاتے ہیں۔ میں نے دونوں صاحبان کو لکھ کر معاہدہ میں بترمیم

کر دی تھی کہ اگر میں انعام دینے کا ہی فیصلہ کروں تو میرے لئے یہ ضروری نہیں ہوگا کہ پورا ایک ہزار روپیہ ہی بطور انعام دے دوں بلکہ اس کے اندر جتنی رقم مناسب خیال کروں دے سکتا ہوں۔ میرے نزدیک مولوی ابوالعطاء صاحب کو مبلغ تین صد روپیہ بطور انعام دیا جانا مناسب ہے۔ باقی =/۷۰۰ روپیہ چوہدری محمد لطیف صاحب واپس لے سکتے ہیں۔

خاکسار
عبد الحق
4.8.62

اس فیصلہ کی ایک ایک نقل دونوں صاحبان کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔

شیعہ صاحبان اور حکومت برطانیہ

جناب سید خیرات احمد صاحب سیکرٹری انجمن امامیہ گیا (ہند) نے اپنی کتاب "نور ایمان" ص۱۸۹-۱۹۰ پر لکھا ہے کہ:-

"ہندوستان میں دیکھ لیجئے کہ ہر محرم میں سادات اور غلامان آل رسول پر کیسے کیسے حملے ہوتے ہیں لیکن ہزار شکر پروردگار عالم کا ہے کہ اس حاکم حقیقی نے اسوقت ہماری حمایت کیلئے ہم کو الیاسا شہنشاہ عادل یعنی شاہنشاہ جارج پنجم دام سلطنتہ دیا ہے کہ اس کے زور آور قانون کے مقابلہ میں کسی قوی کی مجال نہیں گو اس کی طاقت کتنی زیادہ ہو کسی ضعیف کو گو اس کی تعداد کتنی ہی کم ہو ستا سکے۔ ایسی سلطنت میں ہم لوگ کس عزت و آبرو سے اوقات بسر کرتے ہیں اور کتنی آزادی سے اپنے مذہبی اعمال اپنے کانشنس کے موافق بجالاتے ہیں اور الیکشن والی پارٹی (مراد:- اہلسنت) ہم کو دبانا چاہتی ہے تو ہمارے حضور قیصر ہند کے عادل حکام ہماری حمایت فرماتے ہیں اور جب مقدمہ ہوا تو بلا پاسداری احدے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی فیصلہ صادر فرما دیتے ہیں اور ہمارے مخالفین کا زور چلنے نہیں دیتے۔ اگر خدانخواستہ ہم لوگ الیکشن والی سلطنت میں ہوتے تو اب تک پیس دیئے جاتے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ جیسا ہم تم سے بول رہے ہیں اس کی سزا میں دار پر کھینچ دیئے جاتے۔ مگر واہ رے میرے قیصر ہند کہ اس کی سلطنت میں سب لوگ اپنے اپنے کانشنس کے مطابق بجا لاتے ہیں۔ کتابیں چھاپتے ہیں۔ اپنے اپنے عقائد اخباروں میں شائع کرتے ہیں مگر کسی کی مجال نہیں کہ اس میں کچھ چون و چرا کر سکے۔ اسلئے ہم لوگ شیعہ تہ دل سے مانڈلے اور شیال سے کیمپ کو مورن تک رہنے والے دعا کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ اس عادل اور مہربان سلطنت کو ہمیشہ قائم رکھے اور ہمارے حضور قیصر ہند کو طول عمر عطا فرمائے۔"

(مرسلہ منیر احمد مکھن پورہ - لاہور)

الفرقان کے خاص معاونین

تحریک دعا ذیل میں جن بزرگوں اور احباب کے نام درج ہیں انہوں نے رسالہ الفرقان کی دس سالہ تحریک خریداری کو منظور فرماتے ہوئے پوری رقم ادا کر دی ہے۔ ان کے علاوہ بعض اور دوست بھی اس تحریک میں شامل ہیں لیکن ابھی تک انہوں نے پوری رقم ادا نہیں کی۔ ہم ان سب کے شکر گزار ہیں۔ قارئین کرام ان کے حق میں دعا سے خیر فرمائیں۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

نہایت ضروری التماس دس سالہ خریداروں میں سے جو دوست ہنوز بقایا دار ہیں ان کے نام اس فہرست میں شامل نہیں ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت یہ اصول بتایا گیا ہے کہ صرف مکمل چندہ دہندگان ہی رسالہ کے خریدار ہوں گے۔ جن احباب کے اسماء اس دفعہ اس فہرست میں شامل نہیں ہیں ان سے گزارش ہے کہ براہ کرم جلد از جلد اپنے بقایا جات ادا فرما دیں۔ مزید توثیق کے لئے ان خریداروں کو الگ تفصیلی اطلاع بھی بھجوائی جا چکی ہے۔ جن احباب کی طرف سے مکمل بقایا ادا ہو جائے گا اُن کا نام فہرست میں شامل کر لیا جائیگا آخری تاریخ ادائیگی ۵ ستمبر ۱۹۶۲ء ہے۔ احباب کرام کے خاص تعاون اور توجہ کی ضرورت ہے۔

(مینجر الفرقان)

ربوہ دارالہجرت

- سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔
- حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
- حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی
- حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
- جناب چوہدری محمد شریف صاحب خالد ایم اے
- جناب فوق احمد صاحب ثاقب ،،
- جناب چوہدری محمد لطیف صاحب ایم۔ اے ٹاٹا
- حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری
- حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی
- جناب چوہدری یحییٰ احسن صاحب باجوہ
- جناب ڈاکٹر محمد یحییٰ صاحب سلیم آفیسر دارالرحمت

قادیان دارالامان

- حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت
- جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
- جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی
- جناب چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے
- جناب چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
- جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ٹیلر ماسٹر
- جناب سید شہامت علی صاحب ساہنہ رتن
- جناب حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری
- جناب مسعود احمد صاحب امیر شاہجہانپوری
- جناب ملک بشیر احمد صاحب آئی سپیشلسٹ
- جناب ڈاکٹر عطر دین صاحب۔
- جناب مولوی بدرالدین صاحب عامل
- جناب چوہدری منور علی صاحب فوٹو گرافر
- جناب عبید الرحمٰن صاحب فانی مبلغ
- جناب چوہدری عبد القدیر صاحب

ضلع جھنگ

- جناب میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ
- جناب ملک محمد حیات صاحب لسوآنہ
- جناب چوہدری عبد الحلیم خان صاحب مولوی فاضل
- جناب چوہدری شریف احمد صاحب ایڈووکیٹ
- جناب حافظ مبارک علی خان صاحب ولد احمد علی خان صاحب چنیوٹ۔

ضلع سرگودھا

- جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ
- جناب حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب
- جناب چوہدری جلال الدین صاحب چک ۳۷ جنوبی
- جناب شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ یونائیٹڈ ملز لمیٹڈ سرگودھا۔
- جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب آڑھتی۔
- جناب میجر شمیم احمد صاحب جوہر آباد

ضلع لاہور

- جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ
- جناب چوہدری محمد شفیع صاحب کمیشن ایجنٹ پتوکی۔
- جناب خواجہ محمد شریف صاحب برانڈرتھ روڈ
- جناب امیر الدین صاحب رتن باغ لاہور۔
- جناب ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب لاہور
- جناب چوہدری فصیح محمد صاحب لاہور ہوٹل روڈ
- جناب محمد ابراہیم صاحب باطن ریڈیو سروس
- جناب چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری نور احمد خان صاحب گوالمنڈی
- جناب سراج الدین صاحب نسبت روڈ
- جناب چوہدری عبد الحکیم خان صاحب میکلوڈ روڈ
- جناب سردار بشیر احمد صاحب ایس ڈی او لاہور
- جناب قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری عبد الحمید صاحب ماڈل ٹاؤن
- جناب ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب ایم بی بی ایس
- جناب ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی
- جناب حافظ عبد الکریم صاحب فضل
- جناب محمد عثمان صاحب لکشمی بلڈنگ۔
- جناب ایس۔ یو شیخ صاحب کوتھ میننجنگ ڈائرکٹر کوتو کمپنی لمیٹڈ۔
- جناب حکیم سراج الدین صاحب بھاٹی گیٹ
- جناب ڈاکٹر احسان علی صاحب میکلوڈ روڈ
- جناب مسٹر اے۔ اے بھٹی صاحب مال روڈ
- جناب چوہدری فضل الرحمٰن صاحب مال روڈ
- جناب شیخ فضل احمد بشیر احمد صاحبان کمن آباد
- جناب رشید احمد صاحب ملک لاہور
- جناب صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب
- جناب خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب
- جناب مرزا عبد الرحمٰن صاحب ناصر مرحوم
- جناب شیخ محمد شریف صاحب کمن آباد
- جناب ماسٹر حسن دین صاحب اوی پارک
- جناب شیخ بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار
- جناب میجر چوہدری عزیز احمد صاحب کمانڈر لاہور چھاؤنی۔
- جناب عبد الرشید صاحب افریقی جسونت بلڈنگ
- جناب چوہدری منور لطف اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ کمن آباد۔
- جناب شیخ اللہ میر بخش صاحب آف آسٹریلیا

راولپنڈی

- جناب سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب صدر
- جناب شیخ غلام حیدر صاحب کالج روڈ
- جناب صوفی محمد شفیع صاحب صدر
- جناب چوہدری میجر عزیز احمد صاحب
- محترمہ بیگم صاحبہ جناب میاں حیات محمد صاحب
- جناب کیپٹن محمد اسحٰق صاحب مری روڈ
- جناب محمد یونس صاحب ڈار دفتر سٹیلائٹ ٹاؤن
- جناب محی الدین صاحب بابا سدا روڈ
- جناب سید مقبول احمد صاحب ڈھوک ری روڈ
- جناب سید منظور علی صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن
- جناب ملک مظفر احمد صاحب کالج روڈ
- جناب ایم۔ اے غنی صاحب بی۔ اے
- جناب ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی بی۔ اے
- جناب قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی کشمیری بازار
- جناب چوہدری بشیر احمد صاحب موٹر موڈرن لمیٹڈ
- جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

ضلع ملتان

- جناب ملک عمر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان۔
- جناب میر نصیر احمد صاحب ریڈیو فورین۔
- جناب عبد الحفیظ صاحب ایڈووکیٹ
- جناب ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ایم ڈی بی ایس بورے والہ۔
- جناب محمد نعیم، محمد وسیم، محمد سلیم صاحبان دنیا پور۔
- جناب ماسٹر نواب الدین صاحب ایم۔ اے
- جناب شیخ محمد اسلم، محمد سلیم صاحبان کمیشن ایجنٹ دنیا پور۔
- جناب چوہدری منور احمد خان صاحب حرم گیٹ ملتان۔
- جناب چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب اومیگا ریڈیو کمپنی۔
- جناب شیخ محمد منیر صاحب احمدی دنیا پور
- جناب سیٹھ اللہ جوایا صاحب حسین آگاہی
- جناب چوہدری عبد اللطیف صاحب
- جناب شیخ عبد الغفور صاحب پٹواری نہر حشمت والی

ضلع شیخوپورہ

- جناب چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ
- جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد دیالوی منڈی مریدکے۔
- جناب ڈاکٹر عمر الدین صاحب نیو دن ملیر ماہ قیصر

ضلع گوجرانوالہ

- جناب عبد الرحمٰن صاحب منیجر سنگر مشین کمپنی
- جناب میاں برکت علی غلام محمد صاحبان وزیر آباد
- جناب چوہدری محمد شریف صاحب فیروز والہ
- جناب میاں محمد شریف صاحب باغبانپورہ
- جناب چوہدری عبد الحمید صاحب تحصیل نو بازار
- جناب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب باگوالا وزیر آباد
- جناب چوہدری مقبول احمد صاحب انسپکٹر ریلوے
- جناب سید سجاد حیدر صاحب اکال گڑھ
- جناب سیٹھ لوی محمد ابراہیم صاحب اینڈ برادرز وزیر آباد۔
- جناب میاں محمد اکبر علی صاحبان وزیر آباد
- جناب میاں عنایت اللہ صاحب فاروق نظام آباد
- جناب ملک منظور احمد صاحب بلوی گیٹ وزیر آباد
- جناب میاں قمر الدین صاحب کھوکھر مرحوم گوجرانوالہ۔
- جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ہیڈ کلرک۔
- جناب چوہدری عزیز اللہ خان صاحب وزیر آباد۔

ضلع جہلم

• جناب سیٹھی عبدالحق صاحب مین بازار

ضلع گجرات

• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ۔
• محترمہ بیگم صاحبہ جناب سید عبدالعزیز صاحب منڈی بہاؤالدین۔
• جناب چوہدری مبارک احمد صاحب کھاریاں

ضلع سیالکوٹ

• جناب حکیم سید میر احمد شاہ صاحب
• جناب چوہدری عبدالستار صاحب درگانوالی
• جناب محمد علی صاحب سینئر کوٹ نیناں
• جناب میاں سلطان احمد خان صاحب منڈیکے گورائیہ۔
• جناب چوہدری غلام حسین صاحب گوہد پور
• جناب چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب

کوئٹہ

• جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ
• جناب شیخ کریم بخش صاحب مرحوم
• جناب شیخ محمد اقبال صاحب جناح روڈ
• جناب شیخ عبدالاحد صاحب تاجر
• مجلس خدام الاحمدیہ شارع فاطمہ جناح
• جناب خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب
• جناب ماسٹر عبدالکریم صاحب
• جناب سید قربان حسین شاہ صاحب
• جناب محمد عبدالحق صاحب جنجوعہ میڈیکل ہال
• احمدیہ پبلک لائبریری شارع فاطمہ جناح
• جناب خان عبدالوحید خان صاحب قلات کول کمپنی
• جناب ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب
• جناب چوہدری محمود احمد صاحب
• جناب عطاء الرحمٰن خان صاحب صنعتی روڈ

اضلاع سابق صوبہ سندھ

• جناب چوہدری سلطان علی صاحب محراب پور
• جناب نصیر احمد خان صاحب ناصر خانپور
• جناب حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس باندھی
• جناب محمد عبداللہ صاحب " "
• جناب علاؤ الدین صاحب گوٹھ علاؤ الدین
• جناب چوہدری عطاء محمد صاحب گوٹھ امام بخش
• جناب چوہدری محمد عبداللہ صاحب
• جناب چوہدری غلام نبی صاحب
• جناب چوہدری برکت علی صاحب گوٹھ سردار محمد پنجابی۔
• جناب حاجی کریم بخش صاحب گوٹھ قمر آباد
• جناب ڈاکٹر فقیر محمد صاحب
• جناب رئیس عبدالحمید صاحب باندھی
• جناب چوہدری صادق احمد صاحب دریا خان مری۔
• جناب ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ
• جناب سیٹھ محمد دین صاحب مرحوم "
• جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ نواب شاہ۔
• جناب چوہدری تھیے خان صاحب گوٹھ تھیے خان۔
• جناب چوہدری غلام رسول صاحب گوٹھ غلام رسول۔
• جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی میرپور خاص۔
• جناب بابو عبدالغفار صاحب رسالہ روڈ حیدر آباد۔
• جناب چوہدری شاہ دین صاحب گوٹھ شاہ دین۔
• جناب فضل الرحمٰن خان صاحب زیل پاک سیمنٹ فیکٹری حیدر آباد
• جناب چوہدری فضل احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت رحیم یار خان۔
• جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب رحیم آباد
• جناب حاجی قمر الدین صاحب گوٹھ قمر آباد
• جناب چوہدری شریف احمد صاحب کرونڈی۔
• جناب چوہدری رحمت اللہ صاحب ڈیرہ نواب صاحب۔

بہاولپور

• جناب عزیز محمد خان صاحب بہاولپور
• جناب مولوی غلام نبی صاحب ایاز

کراچی

• جناب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ
• جناب مرزا محمد بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
• جناب چوہدری غلام احمد صاحب فردوس کالونی۔
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب منیر
• جناب میاں عطاء الرحمٰن صاحب طاہر
• جناب حافظ عبدالغفور صاحب ناصر
• جناب چوہدری محمد خالد صاحب۔
• جناب چوہدری مسعود احمد صاحب خورشید
• جناب محمد شریف صاحب چغتائی
• محترمہ نور سلطانہ صاحبہ بیگم ایم۔ اے ارشاد صاحب۔
• جناب عبدالرزاق صاحب ہمتہ پیر الٰہی بخش کالونی۔
• جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے
• جناب مولوی صدر الدین احمد صاحب
• محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی صدر الدین احمد صاحب
• جناب میجر محمد عبداللہ صاحب مہار
• جناب ملک رشید احمد صاحب قیصر ریسٹورنٹ بندر روڈ۔
• جناب چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب کراچی
• جناب چوہدری شاہنواز صاحب شاہنواز لمیٹڈ۔
• جناب چوہدری احمد مختار صاحب مینیجر المختار لمیٹڈ۔
• جناب چوہدری احمد جان صاحب اکبر منزل
• جناب میجر عبداللطیف صاحب ایڈووکیٹ

• جناب چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ
• جناب عبدالرحیم صاحب موتی مارٹن روڈ
• جناب بشیر احمد صاحب ڈرائیور کراچی

بہاولنگر

• جناب چوہدری غلام قادر صاحب کمیشن ایجنٹ۔
• جناب چوہدری علم الدین صاحب کمیشن ایجنٹ ہارون آباد۔
• جناب مولوی محمد شفیع صاحب کا نداں چک $\frac{166}{7 \cdot R}$ ۔
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب چک $\frac{103}{6 \cdot R}$ ۔
• جناب چوہدری عبدالعزیز صاحب باجوہ ہارون آباد۔

پشاور

• جناب محمد سعید احمد صاحب نشتر آباد
• جناب نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں شہر۔

لائل پور

• جناب مبارک علی صاحب راجباہ روڈ
• جناب مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانوی جڑانوالہ۔
• جناب شیخ الحاج عبداللطیف صاحب
• جناب رانا محمد نعیم صاحب ولد رانا چراغ دین صاحب چک ۱۹۶ گ ب

دیگر اضلاع

• جناب شیخ محمد صاحب کول رسالہ اسٹیٹ
• جناب سردار امیر محمد خان صاحب قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان۔
• جناب قاضی محمد برکت اللہ صاحب ایم۔اے پروفیسر گورنمنٹ کالج میرپور۔
• جناب سید بشیر احمد شاہ صاحب مانسہرہ
• جناب ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبل پور۔

مشرقی پاکستان

• جناب ایس ایم حسن صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ
• جناب قاضی خلیل الرحمن صاحب خادم بخشی بازار روڈ ڈھاکہ۔
• جناب محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ۔
• جناب مولوی ابوالخیر محب اللہ صاحب محمود نگر
• جناب صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ڈھاکہ
• جناب ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ڈی پی ایچ۔ نارائن گنج۔
• جناب شیخ عبدالحمید صاحب ڈھاکہ
• جناب مسٹر ظفر احمد صاحب میاں اینڈ کمپنی ڈھاکہ
• جناب چوہدری حبیب اللہ خان صاحب سبعی
• جناب ملا محمد کریم صاحب ڈھاکہ
• جناب چوہدری نور احمد صاحب کاہلون نارائن گنج۔
• جناب ملک محمد طفیل صاحب ڈھاکہ

• جناب محمد حبیب اللہ صاحب نارائن گنج
• جناب سید میجر ضیاء الحسن صاحب چٹاگانگ
• جناب چوہدری احسان اللہ صاحب 〃
• جناب میاں محمد انور ڈاکٹر محمد شفیق صاحبان چٹاگانگ۔
• جناب احمد علاؤ الدین صاحب چٹاگانگ۔
• محترمہ محمودہ بیگم سعدی صاحبہ چٹاگانگ

بھارت

• جناب مولانا محمد سلیم صاحب کلکتہ۔
• جناب مولانا بشیر احمد صاحب امیر جماعت
• جناب میاں محمد حسین صاحب کلکتہ
• جناب فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹنہ
• جناب کمال الدین صاحب مدراس
• جناب محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی ایل ایل بی حیدرآباد دکن۔
• جناب مولوی سراج الحق صاحب حیدرآباد دکن۔
• جناب صدیق امیر علی صاحب مالاباد
• جناب میاں محمد عمر صاحب پنجاب ہاؤس
• جناب مولوی محمد شمس الدین صاحب کلکتہ
• جناب میاں محمد بشیر صاحب بہنگل کلکتہ
• جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب حیدرآباد دکن
• جناب سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ۔ ضلع محبوب نگر۔

• جناب سید بشیر الدین صاحب کلکتہ ر
• جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتہ

لندن

• جناب چوہدری عبدالرحمن خان صاحب مولوی فاضل۔

دیگر ممالک

• جناب صالح الشیبی الہندی صاحب سورابایا انڈونیشیا۔
• محترمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم صالح الشیبی صاحب۔
• جناب چوہدری نذیر احمد صاحب ایم۔ایس سی کماسی غانا۔
• جناب مسٹر محمد ناظم خان صاحب غوری مشرقی افریقہ۔
• جناب ایم۔اے ظفر صاحب ایم۔بی بی ایس ٹابورہ ٹانگانیکا۔
• جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر روزہل۔ ماریشس۔
• جناب چوہدری عبدالستار صاحب کویت ر
• جناب ایم۔اے ہاشمی صاحب کویت ر
• جناب سید عبدالرحمن صاحب امریکہ +
• جناب مولوی رشیدالدین صاحب نائیجیریا۔

"الفِردوس"

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دُکان ہے

"الفِردوس"

۸۵- انارکلی- لاہور

آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے بے نظیر تحفہ

نورکاجل

- آنکھوں کو جملہ بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔
- نظر کو صاف اور تیز کرتا ہے۔
- آنکھوں کو گرد و غبار سے صاف کرتا ہے۔
- آنکھوں میں خوبصورتی اور چمک پیدا کرتا ہے۔
- خارش، پانی بہنا، بھینچا اور ناخونہ کا بہترین علاج ہے۔

بوقتِ ضرورت ایک ایک سلائی آنکھوں میں ڈالیں!

قیمت فی شیشی عہ علاوہ محصولڈاک وپیکنگ۔

دماغی

دل و دماغ کے لئے بہترین ٹانک دماغی محنت کرنیوالے طلباء، وکلاء، پروفیسرز، ججز وغیرہ کیلئے بہت راحت و آرام کا موجب ہوتی ہیں۔ اسی طرح کثرتِ کار یا تفکرات یا پریشانی کی وجہ سے جن لوگوں کے دل و مانغ کمزور ہوگئے ہوں، سر میں گرانی اور درد ہو، گردن اور کندھوں میں درد رہتا ہو اُن کیلئے نعمتِ غیر مترقبہ ہیں۔ ان کا استعمال آپ کی کارکردگی میں اضافہ اور آپ کی طبیعت بشاشت پیدا کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایک گولی صبح بعد ناشتہ، ایک دوپہر، ایک شام ہمراہ ÷

قیمت فی شیشی ۳۰ گولی پانچ روپے

تیار کردہ

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

الفرقان کا "عیسائیت نمبر"

اگر آپ اسلام اور عیسائیت کے جملہ مسائل کا موازنہ کرنا چاہتے ہیں اور ہر پہلو سے اسلام کی برتری اور فضیلت کا علم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو الفرقان کا آئندہ شمارہ عیسائیت نمبر مطالعہ فرمائیں۔ اس خاص نمبر کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ خریداروں کو بلاقیمت ملے گا

(مینیجر)

الوہیتِ مسیح پر تحریری مناظرہ

میں

پادری عبدالحق صاحب کی شکستِ فاش

اس موضوع پر حال ہی میں جو مناظرہ جاری تھا، دو پرچے لکھنے کے بعد پادری صاحب نے آئندہ جواب لکھنے سے انکار کر کے اسے بند کر دیا ہے۔ اب فریقین کے صرف دو دو پرچے علیحدہ کتابی سائز پر طبع ہو رہے ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے سے آپ پر کھل جائے گا کہ چوٹی کے پادری بھی الوہیتِ مسیح کے عقیدہ کو ثابت کرنے سے کس طرح عاجز و لاجواب ہیں۔ یہ تحریری مناظرہ قابلِ دید ہے۔ قریباً اڑھائی صد صفحات کی یہ کتاب عمدہ ٹائیٹل کے ساتھ شائع ہو رہی ہے، اسے ضرور طلب فرمائیں!

(ناظم مکتبہ الفرقان۔ ربوہ)

اہلِ ثروت و اخلاص سے

الوہیتِ مسیح عیسائیت کا ایک بنیادی عقیدہ ہے۔ اس پر تازہ تحریری مناظرہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عیسائی پادریوں کے لاجواب ہونے پر واضح دلیل ہے۔ یہ مناظرہ کتابی شکل میں جلد شائع ہو رہا ہے۔ جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے ان سے درخواست ہے کہ اس مناظرہ کی کثرتِ اشاعت میں امداد فرمائیں۔

احمدی احباب کے علاوہ

کتاب کی اشاعت عیسائی صاحبان اور دوسرے مسلمان بھائیوں میں بھی مفید ثابت ہوگی۔ الغرض اس کتاب کی اشاعت انشاء اللہ تعالیٰ ہر طبقہ میں مفید ثابت ہوگی۔

ناظم مکتبہ الفرقان ربوہ

اہلِ قلم اصحاب سے

الفرقان کے عیسائیت نمبر کے لئے اہلِ قلم اصحاب سے درخواست ہے۔ جملہ مضامین ۱۵؍ستمبر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ایڈیٹر الفرقان ربوہ

(طابع و ناشر:- ابوالعطاء جالندھری * مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقام اشاعت:- دفتر الفرقان ربوہ ضلع جھنگ)